﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 21/اکتوبر 2011ء | 22/ذی القعدہ 1432 ہجری قمری ❁ 21/اخاء 1390 ہجری شمسی | شمارہ 42

## سب سے زیادہ مظلوم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
''اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اور کیلئے ایسی کوشش نہیں ہوئی اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی''۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر :2396)

## سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی۔ستمبر 2011ء

**جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں، ترقی کرنے والی جماعتیں ہوتی ہیں وہ ایک نسل کے چلے جانے کے بعد وہیں کھڑی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اُن کے قدم آگے بڑھتے ہیں اور وہ قدم آگے نہیں بڑھ سکتے جب تک بچے اپنی ذمہ واریاں نہیں سمجھتے۔**

**آپ لوگ جو کہنے کو تو آج بچے ہیں لیکن آپ کے چہروں میں ہی مجھے آئندہ کے مستقبل کے لیڈر نظر آ رہے ہیں۔ جماعت کو سنبھالنے والے وہ عہدیدار نظر آ رہے ہیں جنہوں نے انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی کو آگے بڑھانے میں کردار ادا کرنا ہے۔**

**اس چیز کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ آپ احمدی بچے ہیں اور آپ نے دوسروں سے مختلف ہونا ہے۔ آپ نے اپنے ہر کام میں اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا ثابت کرنا ہے۔ ہر کام میں آپ نے آگے بڑھنا ہے۔**

**نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ اپنے اخلاق کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنی سکول کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں، بڑوں کے ادب کی طرف توجہ دیں اور آپس میں بچے بھی ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں۔**

**آج تلوار کا جہاد نہیں لیکن اپنے اخلاق کو اعلیٰ ترین معیار تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ نیکیوں کو رائج کرنے کا جہاد ہے۔ برائیوں سے رُکنے کا جہاد ہے اور روکنے کا جہاد ہے۔**

**اسلام کی تبلیغ کرنے کا جہاد ہے جو ہم نے کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس میں عورت کا بڑا اہم کردار ہے جو اُس نے ادا کرنا ہے چاہے وہ نوجوان ہے یا بچی ہے یا بڑی عمر کی عورت۔**

## خطبہ جمعہ، اطفال الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی سے ان کے اجتماعات میں پُر ولولہ خطابات

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

### 16/ستمبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''بیت السبوح'' میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات کا پہلا دن تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع صوبہ Rheinland Pflaz کے شہر Bad Kreuznach میں منعقد ہو رہا تھا جبکہ لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کا انعقاد Mai Market (من ہائیم شہر) میں ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کا پروگرام خدام الاحمدیہ کے مقامِ اجتماع میں تھا۔ پروگرام کے مطابق بارہ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Bad Kreuznach شہر کی طرف روانگی ہوئی۔ یہ شہر فرینکفرٹ سے قریباً 80 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور 44 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ بہت قدیم شہر ہے۔ اس شہر کی تاریخ پانچویں صدی قبل مسیح میں ملتی ہے، 500ء تک رومن ایمپائر کے زیر تسلّط رہنے کے بعد فرانسیسی سلطنت کا حصہ بنا۔ پھر 1958ء میں جرمنی کا حصہ بنا۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 1996ء سے یہاں اپنے اجتماعات منعقد کر رہی ہے۔ یہاں ایک وسیع قطعہ زمین ہے جو مختلف پروگراموں، فنکشن اور نمائشوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس قطعہ زمین کے ساتھ سپورٹس گراؤنڈز بھی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہر سال یہ جگہ اپنے اجتماع کے لئے حاصل کرتی ہے اور مارکیز، اور دفاتر کے لئے شامیانے اور رہائش کے لئے جگہیں تیار کر کے، خدام الاحمدیہ کی روایت کے مطابق اجتماع کے جملہ انتظامات کئے جاتے ہیں۔ عارضی لنگر خانہ قائم کیا جاتا ہے اور کھانے کے لئے علیحدہ مارکی لگائی جاتی ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقام اجتماع میں تشریف آوری ہوئی جہاں حافظ عمران احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، عمران ذکاء صاحب نائب صدر اوّل، ابرار ملک صاحب ناظم اعلیٰ اجتماع اور راشد خان صاحب سیکرٹری اجتماع نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ایک بج کر 55 منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب کے لئے تشریف لائے تو راستہ کی دونوں جانب کھڑے خدام نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور والہانہ نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا، تمام خدام رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کا ورد کرتے رہے۔ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

## خطبہ جمعہ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر ہوا۔ اس خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہاں خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اسی طرح بعض اَور ملک بھی ہیں جہاں آج جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کو اپنے خاص فضل سے کامیاب فرمائے۔ ہر شامل ہونے والا بے انتہا فیض اٹھانے والا ہو۔ اس اجتماع کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام شامل ہونے والوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ حاسدین اور مخالفین کے شرّ سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شرّ پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں اور یہ حاسدین اور شرّ پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت ہے، دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات ہے یا کسی مومن کے لئے ہو سکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے نوجوانوں کو، ہمارے بوڑھوں کو اپنے اس دشمن کی فکر کرنی چاہئے جو اُنہیں تقویٰ میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان مخالفتوں سے غرض نہ رکھو، تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا۔ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہو اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔

پس اگر نیکیوں اور تقویٰ میں ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو دشمن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ گزشتہ تقریباً سوا صدی سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر ایک یہی مشاہدہ کر رہا ہے۔ یہی ہم نے دیکھا ہے کہ دشمن نے ہمارے چند پیاروں کی زندگی تو گویا ختم کر دی اور ہمارے مالوں کو تو بے شک لُوٹا ہے، اس کے بدلے میں اس دنیا سے جو جانیں رخصت ہوئیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دائمی زندگی مل گئی۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہو گئیں جو دائمی زندگی پانے والے لوگ تھے اور انفرادی طور پر مال کی کمی بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے بہت سارے یہاں بیٹھے ہیں جو اس چیز کے گواہ ہیں۔ اور جماعتی طور پر بھی اس قربانی کے بدلے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات سے نوازا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے نوازا ہے اس کا کوئی حساب اور شمار نہیں ہے۔ پس اگر ہمیں فکر کرنی چاہئے تو دشمن کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے، اس میں ہماری کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور دشمن سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔ مخالفین کے اتنے شور شرابے کے باوجود، صرف مقامی طور پر ملکوں کے اندر یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ اخباروں اور ٹی وی چینلز کے ذریعے سے تمام دنیا میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی ہے۔ لیکن مخالفت جماعت کے تعارف کا باعث بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بھی نہیں پتہ چلتا کہ کس طرح ہمارا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا کہ کثرت کے ساتھ لوگ اس سلسلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمیں علم نہیں۔ ہماری طرف سے کون سے واعظ مقرر ہیں جو لوگوں کو جا کر اس طرف بلاتے ہیں؟ یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے جس کے ساتھ لوگ کھچے چلے آتے ہیں۔ فرمایا: اُس نے ایک کشش رکھ دی۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو پہنچانا چاہتا ہے اُس حد تک اُس نے کشش رکھ دی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عرب ممالک اور افریقہ سے تعلق رکھنے والے احباب کے واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رہنمائی اور ہدایت کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہو چکا ہے)

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطاب فرمانا تھا۔

آج یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفۃ المسیح براہ راست اطفال کے سالانہ اجتماع میں بچوں سے مخاطب ہو رہے تھے۔

چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے جہاں اطفال نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم احسان احمد نے پیش کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم عمر ذیشان نے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں عہد کے الفاظ دہرائے۔

اس کے بعد عزیزم مبرور خان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ جرمنی سے خطاب فرمایا۔

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اطفال الاحمدیہ سے خطاب

(مؤرخہ 16 ستمبر 2011ء بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی کی خواہش کے مطابق مَیں آج اس وقت آپ سے مخاطب ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شاید پہلی دفعہ اطفال الاحمدیہ جرمنی سے اجتماع پہ اس طرح براہِ راست مخاطب ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اطفال الاحمدیہ جماعت احمدیہ کی ایک ایسی تنظیم ہے جس پر مستقبل کا انحصار ہے۔ آج کے بچے کل کے نوجوان اور قوم کے رہنما ہوتے ہیں۔ پس اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں تو خدام الاحمدیہ سے نیچے بچوں کی بھی ایک تنظیم قائم فرمائی جو اطفال الاحمدیہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس میں اطفال میں بھی دو معیار ہیں ایک صغیر اور ایک کبیر۔ ایک سات سے دس یا بارہ سال کی عمر کے بچے اور ایک بارہ سے پندرہ سال کے عمر کے بچے۔ اور پھر اُس کے بعد آگے خدام الاحمدیہ ہے۔

پس اطفال الاحمدیہ ایک بہت اہم تنظیم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب تمام تنظیمیں قائم فرمائیں تو آپ کے سامنے یہ بات تھی کہ قوم کا، جماعت کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، عورت، مرد اس قابل ہو جائے کہ وہ جماعت کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں۔ جماعت کے جو مقاصد ہیں اُن کو پورا کرنے والے بنیں۔ بہت سارے بچے جو دس بارہ سال سے اوپر کی عمر کے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوش میں ہیں اور جانتے ہیں کہ کیا اچھا ہے کیا برا ہے۔ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھ سکتے ہیں اور آج کل جو سکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے اُس نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ذہنوں کو روشن کر دیا ہے۔ پس آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آگے جا کے جماعت کے کام سنبھالنے ہیں۔ ابھی آپ نے نظم سنی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

وہ ہمارے بزرگ گزر گئے، چلے گئے۔ موجودہ قیادت، اس نے بھی چلے جانا ہے۔ پھر جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں، ترقی کرنے والی جماعتیں ہوتی ہیں وہ ایک نسل کے چلے جانے کے بعد وہیں کھڑی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اُن کے قدم آگے بڑھتے ہیں اور وہ قدم آگے نہیں بڑھ سکتے جب تک بچے اپنی ذمہ واریاں نہیں سمجھتے۔ جب بارہ سال کی عمر کے بچے، تیرہ سال کی عمر کے بچے، دس سال کی عمر کے بچے اپنے مقصد کو نہیں سمجھتے۔ پس آپ لوگ جو کہنے کو تو آج بچے ہیں لیکن آپ کے چہروں میں ہی مجھے آئندہ کے مستقبل کے لیڈر نظر آ رہے ہیں۔ جماعت کو سنبھالنے والے وہ عہدے دار نظر آ رہے ہیں جنہوں نے انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی کو آگے بڑھانے میں کردار ادا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ لوگ اپنی اس اہمیت کو سمجھیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی احمدی بچہ، کوئی احمدی طفل اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ اُس کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں، اُس کی زندگی کا ایک مقصد ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کی زندگی کا ایک مقصد رکھا ہے، اور سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صحیح بندے بن کے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرو۔ پس آپ لوگ ابھی سے اس بات کو سمجھیں گے تو آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں، جماعت کی ترقی کے لئے بھی، جماعت کی قیادت کے لئے بھی، ملک کی ترقی کے لئے بھی، ملک کی قیادت کے لئے بھی اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ عموماً بچے دس بارہ سال، تیرہ سال، چودہ سال کی عمر تک جماعت سے بڑا تعلق رکھتے ہیں، مجالس سے تعلق رکھتے ہیں، اجلاسوں میں بھی آتے ہیں، ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں، لیکن بہت سے والدین، ماں باپ مجھے لکھتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہوا ہے ہمارے بچے کو، پندرہ سال کی عمر کو پہنچا ہے، سولہ سال کی عمر کو پہنچا ہے، سکول جانے لگا، باہر لڑکوں سے دوستی پیدا ہونے لگی تو نہ اب نمازوں کی طرف توجہ ہے، نہ مجلس کے کاموں کی طرف توجہ ہے، نہ گھر میں ماں باپ کا کہنا ماننے کی طرف توجہ ہے۔ تو یہ اس لئے بھی ہے کہ اس میں ماں باپ کا تو جو قصور ہے وہ ہوگا ہی لیکن بچوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ لوگ اگر ان باتوں پر عمل نہیں کریں گے تو آئندہ جماعت کی جو قیادت ہے، جماعت کی جو لیڈر شپ ہے اُس کو کس طرح سنبھالیں گے؟ پس ہر بچہ جو بارہ سال کی عمر کو پہنچا ہوا ہے، دس سال کی عمر کو پہنچا ہے، ہوش و حواس میں ہے اُس کو یہ یاد رکھنا چاہئے اور خاص طور پر جب آپ پندرہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں اور خدام الاحمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اُس وقت یہ یاد رکھیں کہ آپ کی جو preferences ہیں جو ترجیحات ہیں وہ بدل نہیں جانی۔ اب بھی آپ کا وہی کام ہے کہ جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھیں، اپنی ذیلی تنظیم کے ساتھ پختہ تعلق رکھیں، اپنے ماں باپ اور گھر والوں کے ساتھ ایک ایسا تعلق رکھیں جس سے پتہ لگے کہ یہ فرق ہے احمدی بچے اور غیر احمدی بچے میں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت سارے بچے انٹرنیٹ اور ٹی وی کا استعمال بہت زیادہ کرنے لگ گئے ہیں۔ ٹی وی پر کارٹون دیکھنا ہے، اگر کوئی شریفانہ، (کارٹون تو خیر شریفانہ ہی ہوتے ہیں)، آ رہے ہیں تو دیکھیں لیکن ایک گھنٹہ، آدھا گھنٹہ، پونا گھنٹہ کوئی معین تھوڑا سا وقت ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہے کہ چھٹی کا دن جو ہے ہفتہ اتوار، تو صبح سے بیٹھے اور شام ہو گئی اور شام سے بیٹھے تو رات بارہ بج گئے اور ماں کہہ رہی ہے آؤ بچو! کھانا کھا لو، کوئی پرواہ نہیں۔ یہ کام کر دو، کوئی پرواہ نہیں۔ اور ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک جس کو انگلش میں کہتے ہیں کہ craze ہو گیا، یہ ایسا ہے کہ دماغ بالکل ہی خراب ہو جاتا ہے کہ صبح سے شام تک یہی حال رہتا ہے۔ اسی طرح چودہ پندرہ سال کی عمر میں بچوں نے انٹرنیٹ پر بیٹھنا شروع کر دیا ہے۔ اور اگر انٹرنیٹ کے بارہ میں ماں باپ کو علم نہیں اور صحیح طرح بعض سائٹس lock نہیں کی ہوئیں تو وہ غلط جگہوں پر بھی چلے جاتے ہیں۔ پھر ساری تربیت جو چودہ پندرہ سال تک کی ہوتی ہے ماں باپ نے بھی اور جماعت نے بھی اور ذیلی تنظیم نے بھی، وہ ساری تربیت ضائع ہو جاتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ بڑے اگر آپ کو کوئی بات کہتے ہیں تو آپ کے فائدے کے لئے، آپ کی ہمدردی کے لئے کہتے ہیں۔ آپ کے نقصان کے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر166**

## مکرم غانم احمد غانم صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم غانم احمد غانم صاحب کی بیعت تک کے حالات لکھے تھے اس قسط میں ان کی زبانی باقی واقعات اور امور کا ذکر کیا جائے گا۔

### ابوعماد صاحب کا ذکر خیر

مکرم غانم احمد غانم صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مَیں راج گیری اور سڑکیں وغیرہ بنانے والی ایک پرائیویٹ کمپنی میں حصہ دار تھا اور ٹھیکے لے کر کام کیا کرتا تھا۔مکرم ابوعماد محمد محمود یوسف صاحب بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ ان کے ساتھ گاہے گاہے احمدیت کے بارہ میں بات ہونے لگی۔ ایک سال تک یہ تبلیغی سلسلہ چلتا رہا جس کے بعد انہوں نے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے عہد خلافت میں بیعت کر لی۔ان کی عمر اس وقت تقریباً60 سال تھی۔ان کی وفات گزشتہ رمضان المبارک میں ہوئی ہے۔مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ذکرِ خیر پر مشتمل چند امور اور یادیں بھی یہاں نقل کر دی جائیں۔

### اہل خانہ کی طرف سے مخالفت

ابوعماد صاحب کی اہلیہ ایک مسکین طبع عورت تھی لیکن ابوعماد صاحب کی بیعت کے بعد مولویوں کے زیر اثر آ گئی اور اپنے خاوند کی شدید مخالفت میں اس حد تک جا پہنچی کہ مولویوں کے کہنے پر سعودی عرب کے مفتی الشیخ ابن باز سے اپنے خاوند کے خلاف فتویٰ لینے پر آمادہ ہوگئی۔اس کام کے لئے وہ اپنے خاوند کی اجازت اور علم کے بغیر ہی اپنے ایک بیٹے کو لے کر سعودی عرب گئی اور جب واپس آئی تو بغیر اجازت کے جانے پر شاید کچھ شرمندہ ہونے کی وجہ سے اپنے گھر آنے کی بجائے اپنے بھائی کے گھر چلی گئی۔اس کی اس روش پر ابوعماد صاحب اسے طلاق دینا چاہتے تھے لیکن جب انہوں نے مجھ سے بات کی تو مَیں نے انہیں سمجھایا کہ آپ کی بیوی کا شاید اتنا قصور نہیں ہے جتنا کہ مولویوں کا جنہوں نے اس کو یہ پٹی پڑھائی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ اسے معاف کر دیں اور واپس اپنے گھر لے آئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔لیکن اس حسن سلوک کا بھی اُمّ عماد پر کوئی اچھا اثر نہ پڑا۔ مولویوں کے ساتھ مسلسل رابطے اور انہی کے مشورہ سے وہ ابوعماد کی مخالفت میں اس حد تک بڑھی کہ خفیہ طور پر انہیں کھانے میں زہر ملا کر دینے کی کوشش کرنے لگی۔اللہ تعالیٰ کے لطف وعنایت اور فضل سے یوں ہوا کہ ام عماد کے اس خفیہ پروگرام کی خبر ان کی ایک بیٹی کو ہوگئی جس نے اپنی ماں کے ان عزائم کے بارہ میں اپنی تمام بہنوں کو بتا دیا اور یوں ان سب بہنوں نے مل کر اپنی والدہ کی نگرانی شروع کر دی۔اور انہیں ایسا کرنے سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔

### اُمّ عماد کا عناد

ابوعماد صاحب نے شدید مخالفت کے ایام میں اپنی بیوی کو یہ مشورہ دیا کہ وہ احمدیت کی صداقت کے بارہ میں استخارہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس پر حقیقت حال منکشف فرما دے گا۔چنانچہ اس نے استخارہ کیا تو رؤیا میں دیکھا کہ جس کمرے میں ہم عموماً دو یا تین یا زیادہ سے زیادہ چار احمدی افراد نماز پڑھا کرتے تھے اس میں ابوعماد خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں اور وہ کمرہ ایسے نمازیوں سے بھر گیا ہے جنہوں نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے ہیں اور غیر معمولی باہمی محبت والفت کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں۔

اس واضح رؤیا کے باوجود بھی امّ عماد اپنے عناد پر قائم رہی۔ جبکہ اس کی زندگی میں ہی اس کی یہ خواب بھی پوری ہوگئی ۔ جب مکرم عبد المومن طاہر صاحب اردن تشریف لائے اور اِربد بھی آئے تو اس وقت اس کمرہ میں نمازیوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوگیا تھا۔

### تبلیغ اور مولویوں کی مخالفت

ابوعماد صاحب زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن اکثر کتاب "القول الصریح فی ظھور المھدی والمسیح" کا مطالعہ کرتے رہتے تھے ۔ اس کتاب میں مؤلف نے نہایت خوش اسلوبی سے جملہ بڑے بڑے اختلافی امور کے بارہ میں ٹھوس دلائل جمع کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف (مولانا نذیر احمد مبشر صاحب مرحوم) کو اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔اس کتاب کو بار بار پڑھنے کی وجہ سے وہ اکثر لوگوں کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور بحث ومباحثہ بھی کر لیتے تھے۔ایک روز مَیں اتفاقاً ہی ان کے علاقہ سے گزر رہا تھا کہ مَیں نے ابوعماد صاحب کو اس علاقہ کے امام مسجد کے ساتھ کھڑے دیکھا۔ یہ مولوی ابوعماد صاحب کی بات سننے کے لئے ہی تیار نہ تھا اور اعتراض پر اعتراض کئے جا رہا تھا۔ مَیں نے ان کے قریب پہنچ کر مولوی صاحب سے کہا کہ اگر آپ کو بات کرنی ہے تو آئیں میرے ساتھ کر لیں لیکن شرط یہ ہے کہ بالکل پرامن طریق پر بات ہوگی۔ مولوی صاحب نے میرے بارہ میں سنا تو بہت تھا لیکن ملاقات پہلی بار ہو رہی تھی اس لئے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ ابوعماد صاحب نے جواب دیا کہ یہ غانم صاحب ہیں۔ یہ سنتے ہی مولوی صاحب بغیر کسی بات کئے فوراً وہاں سے رخصت ہوگئے۔

ابوعماد صاحب ہمیشہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر میری مدد کے لئے غانم بھیج دیا جبکہ غانم کا نہ تو یہ معمول کا رستہ تھا اور نہ ہی وہ پہلے کبھی اس وقت یہاں آیا تھا۔

یہ مذکورہ مولوی ابوعماد کو احمدیت سے برگشتہ کرنا چاہتا تھا لہذا ایک روز وہ چند مولویوں، ایک ہیڈ ماسٹر اور کچھ سکول ٹیچرز کو لے کر ابوعماد کے گھر جا پہنچا۔اس دوران ہیڈ ماسٹر نے یہ کہہ دیا کہ اسے پاکستان میں اپنے قیام کے دوران ربوہ جانے کا بھی اتفاق ہوا جہاں اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ احمدی نماز کے دوران رقص کرتے ہیں۔اس صریح کذب کو سن کر ابوعماد صاحب سخت غصے میں آ گئے اور بار بار لعنةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن کہنا شروع کر دیا۔ ہیڈ ماسٹر شدید غصے میں آ کر کہنے لگا کہ آپ ہم پر جھوٹ کا الزام کیوں لگاتے ہیں۔اس صورتحال میں امام مسجد مولوی نے کہا کہ کیا آپ نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ احمدی نماز کے دوران رقص کرتے ہیں؟ ہیڈ ماسٹر نے کہا: ہاں مَیں نے خود دیکھا ہے۔اس پر مولوی نے کہا کہ ابوعماد تو جھوٹے پر لعنت ڈال رہا ہے جبکہ آپ نے تو سب کچھ خود دیکھا ہے اور آپ تو سچے ہیں پھر آپ کو غصے میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ یوں صورتحال کسی قدر قابو میں آئی لیکن بعد میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کر کے ابوعماد کو انگیخت کرنا چاہا تو ابوعماد نے انہیں یہ کہہ کر گھر سے چلے جانے کا کہا کہ میرے گھر میں جھوٹوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

### تعزیت کی تیاری!

ابوعماد صاحب پر2007ء میں دمہ کا شدید حملہ ہوا اور وہ اکثر ہسپتال کے چکر لگاتے رہتے تھے بلکہ ہر دفعہ کئی کئی دن تک انہیں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا جاتا۔مرض بہت زیادہ بڑھ چکا تھا اور انہیں بھی اپنی وفات بہت قریب دکھائی دے رہی تھی۔لیکن ان کی بیوی کو شاید ابوعماد کی وفات زیادہ قریب دکھائی دے رہی تھی لہذا اس نے گرتی ہوئی صحت اور بڑھتی ہوئی مرض کو دیکھتے ہوئے اپنے گھر کو ابوعماد کی وفات کی صورت میں تعزیت کے لئے آنے والوں کے لئے تیار کرنا شروع کر دیا۔لیکن خدا تعالیٰ کے کام بھی نرالے اور اس کی قدرتیں بھی نہایت عجیب ہیں کہ جب ابوعماد کی بیوی اپنے گھر کو تعزیت کرنے والوں کے لئے تیار کر چکی تو خدا تعالیٰ کی قضا ابوعماد کی بجائے اس کی بیوی کو آ گئی چنانچہ تعزیت کے لئے تیار اس گھر میں ابوعماد کی بجائے اس کی بیوی کی وفات پر تعزیت کرنے والے مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ ابوعماد اپنی بیوی کی وفات کے بعد تین چار سال تک زندہ رہے اور اگست 2011ء میں وفات پائی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مکرم غانم احمد غانم صاحب کی زبانی مرحوم ابوعماد صاحب کے ذکر خیر کے بعد اب ہم غانم صاحب کی زبانی ہی بعض دیگر اہم امور کا تذکرہ کرتے ہیں۔

### اہلیہ کی بیعت

میری اہلیہ اُمّ معاذ صاحبہ گو کہ عقائد جماعت احمدیہ سے واقف تھی اور ہمیشہ احمدیت کا دفاع کرتی تھی بلکہ جو کوئی اسے کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان سے نازل ہونا ہے تو وہ اسے بڑی قوت کے ساتھ یہ جواب دیتی کہ دین اسلام کے احیاء کیلئے کسی دوسری امت سے نبی کی آمد کا یقین رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ہتک کے مترادف ہے کیونکہ یہ خیر اُمّت ہے جو کسی دوسری امت کی محتاج نہیں ہوسکتی لہذا اس کے احیاء کے لئے خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے کسی خادم کا آنا ہی شایان شان ہے۔مَیں جب بھی اس سے بیعت کے بارہ میں بات کرتا تو وہ ہمیشہ مجھے کہتی کہ مَیں احمدی ہوں اور بیعت کی ضرورت نہیں ہے۔مَیں ہمیشہ اسے کہتا کہ امام مہدی کی بیعت واجب ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کو اس کی وصیت فرمائی ہوئی ہے۔آپ نے فرمایا ہے کہ ''فَبَايِعُوْهُ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيْ ''یعنی اس کی بیعت کرنا کیونکہ کہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے۔مَیں ہمیشہ یہ بات کہہ کر خاموش ہو جاتا اور اس بارہ میں کسی قسم کی شدت اور اکراہ وغیرہ کے خلاف تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ایک دن وہ خود ہی بیعت کر لے گی۔

1996ء میں میرے ساتھ کام کرنے والے ایک مخلص دوست مکرم محمد اسحاق صوفان نے بیعت کر لی اور کچھ عرصہ کے بعد اس کی بیوی نے بھی صدق قلب سے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مَیں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ مکرم محمد اسحاق صوفان کی اہلیہ بیعت کرنا چاہتی ہیں اور یوں وہ اِربد شہر کی پہلی احمدی خاتون ہو جائیں گی۔تم خود کو احمدی کہتی ہو لیکن ابھی تک بیعت نہیں کی۔ میری خواہش ہے کہ تم بیعت کر کے اربد کی پہلی احمدی خاتون بن جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس شہر کا پہلا احمدی ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے کہا کہ مجھے بیعت فارم لا دو۔اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے بیعت کر لی۔

### مخالفت میں بیوی کا ثبات قدم

میرے سسرال والوں کو میری اہلیہ کی بیعت کا علم ہوا تو انہوں نے اسے احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی۔ میری اہلیہ کا ایک بھتیجا جو کہ سلفی طرز فکر کا پیرو اور نہایت متشدد تھا۔اس نے کہا کہ اگر مجھے میری یہ پھوپھی نظر آ گئیں تو مَیں انہیں قتل کر دوں گا۔ میرے سسرال والوں نے میری اہلیہ کو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہاری غانم سے علیحدگی کروا دیتے ہیں۔لیکن بفضلہٖ تعالیٰ میری اہلیہ نے انہیں بڑا ہی فیصلہ کن جواب دیا کہ مَیں الحمد للہ اپنے خاوند کی طرح پکی احمدی ہوں اور میری درخواست ہے کہ ہماری عائلی زندگی میں کوئی دخل اندازی نہ کرے کیونکہ میرے خاوند خدا کے فضل سے آپ سب سے زیادہ اچھے مسلمان ہیں۔

### بھائی کا موقف

مجھ سے چھوٹے بھائی نے شریعت کا علم حاصل کیا


**MOT**

**CLASS IV: £48**

**CLASS VII: £56**

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

**Rutlish Auto Care Centre**

Rutlish Road

**Wimbledon - London**

**Tel: 020 8542 3269**

اور ہماری بستی کی مسجد کا امام بن گیا۔ وہ میری مخالفت میں اتنا بڑھا کہ یہاں تک کہہ دیا کہ میرے احمدی ہوجانے سے میرا نکاح فسخ ہوگیا ہے۔اس نے میری والدہ کو بھی مجھ سے متنفر کر دیا اور جب کبھی میرے بچے فلسطین جاتے تو ان پر بھی یہ غلط اثر ڈالنے کی کوشش کرتا اور بحث ومباحثہ میں شدید رویہ اختیار کر جاتا تھا۔مَیں نے اپنے بچوں کو نصیحت کی ہوئی تھی کہ اپنے چچا کے جملہ اعتراضات کے جواب ضرور دیں لیکن ہمیشہ ادب واحترام کا پاس کرتے رہیں۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے تھے۔

ایک دفعہ میری بڑی بیٹی ''یثرب'' کے ساتھ اس کے اس چچا نے بحث کی اور سب کے سامنے اسے لاجواب کرنے کی نیت سے کہا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی تم اپنے امام مہدی کو ایک نبی مانتے ہو جو کہ ایک واضح غلطی ہے۔ یہ بات انہوں نے نہایت جوش اور بلند آواز کے ساتھ اپنے دست وبازو ہوا میں لہراتے ہوئے کہی ۔میری بیٹی نے کہا کہ چچا جان! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے تو آپ بھی قائل ہیں۔ میرے اس متشدد بھائی نے کہا کہ یہ درست نہیں ہے۔

میری بیٹی نے کہا: کیا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کی آمد کے قائل نہیں ہیں؟

یہ سنتے ہی میرے اس متشدد بھائی کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں کچھ نہیں سننا۔ اس پر میری بیٹی نے کہا کہ میرے سوال کے جواب میں ہی دراصل آپ کے سوال کا جواب ہے۔ کیونکہ اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے قائل ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی حیثیت سے ہی آئیں گے۔ یہ سن کر میرا یہ متشدد بھائی غصہ سے سیخ پا ہوتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

## ارتداد کا اتہام

1990ء میں مرحوم طٰہٰ قزق صاحب ، مرحوم ابو عماد صاحب، مکرم سعید سوڈانی، مرحوم ابراہیم سوڈانی اور میرے خلاف شرعی عدالت میں ارتداد کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقدمہ کے برے اثرات سے محفوظ رکھا۔ اس مقدمہ کے دوران جج نے ہمیں اس بات کا قائل کرنے کی سرتوڑ کوشش کی کہ ہم غلطی پر ہیں اور ہم گویا کہ اسلام سے ارتداد کے مرتکب ہوئے ہیں ۔پھر ہمیں دھمکی دی کہ اگر ہمارے خلاف فیصلہ ہوگیا تو ہمیں واجب القتل قرار دے دیا جائے گا، ہمارے اموال ضبط کر لئے جائیں گے اور ہماری ہمارے اہل خانہ سے جبری علیحدگی کروا دی جائے گی۔ ہمارے ارتداد کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی لکھی گئی کہ ہم نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک۔

اس کے جواب میں مَیں نے جہاد کے مفہوم کی وضاحت کی۔لیکن وہ جہاد کے ظاہری معانی پر ہی مصر رہے اور ہماری باتوں کو محض تاویلیں قرار دیا۔ یہ رمضان کا مہینہ اور سخت گرمی کے دن تھے۔ کچھ دیر کے بعد عدالت کے محرر نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم اس سخت گرمی کے ماحول میں کس قدر مشقت اٹھا کر تمہارے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی مَیں نے اسے کہا کہ تم تو تاویل کے قائل ہی نہیں ہو پھر تم نے جہاد کی ایسی تعریف کیسے کرلی؟ میری بات سن کر جج نے محرر کو سختی سے خاموش رہنے اور بغیر اجازت منہ نہ کھولنے کی ہدایت کی ۔اور پھر مجھے کہنے لگا کہ ہم تفسیر، حدیث اور فقہ کے تین علماء تمہارے لئے بلواتے ہیں تا کہ تم پر علمی رنگ میں حجت تمام کریں۔ مَیں نے فوراً آمادگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میرے ساتھ بحث کے دوران اگر یہ تینوں یا ان میں سے کوئی احمدیت کی صداقت کا قائل ہو گیا تو پھر آپ کا کیا موقف ہوگا؟ جج نے کہا کہ پھر وہ بھی مرتد شمار ہوگا اور اس پر بھی مرتد کے احکام لاگو کئے جائیں گے۔ مَیں نے کہا پھر یہ امر تو انصاف کے خلاف ہونے کے سبب کسی طور قابل قبول نہیں ہوسکتا۔

## مجدّد جھوٹ نہیں بول سکتا

علی ثلجی نامی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کے ساتھ میری بحث شروع ہوئی اور خاصا طول پکڑ گئی ۔ بالآخر مَیں نے اسے بعض کتب پڑھنے کیلئے دیں۔ مطالعہ کے بعد کتب واپس دیتے ہوئے وہ کہنے لگے کہ بعض امور کے بارہ میں 50 فیصد، بعض کے بارہ میں 70 فیصد اور بعض کے بارہ میں 80 فیصد تک مَیں مطمئن ہوں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں آپ کو کچھ اور کتب دیتا ہوں تا کہ آپ کو مزید اطمینان نصیب ہو جائے۔ اس نے کہا کہ مَیں مرزا غلام احمد صاحب کو مجدد مانتا ہوں لیکن مہدی اور نبی نہیں مان سکتا۔ مَیں نے کہا کہ ایک شخص جسے آپ مجدد تسلیم کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے امام مہدی بنا کے بھیجا ہے، کیا آپ کے خیال میں مجدّد جھوٹے شخص کو کہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

## راہ مولیٰ میں اسیری

2007ء میں مجھے احمدیت کی تبلیغ کرنے کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی اور تمام کتب ضبط کر لی گئیں ۔کئی دن تک تفتیش ہوتی رہی جس کے بعد مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں مشرقی افق کی طرف دیکھ رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ دیکھتے ہیں چاند پہلے نکلتا ہے یا سورج۔ پھر کہتا ہوں کہ اگر چاند نکلا تو یوں ہوگا اور اگر سورج نکلا تو یوں ہوگا۔لیکن صبح اٹھ کر مجھے بھول گیا کہ مَیں نے چاند اور سورج کے نکلنے پر کن امور کا ذکر کیا تھا۔ تاہم مَیں نے خواب کی تعبیر یہ کی کہ میری رہائی شمسی یا قمری اعتبار سے کسی اہم دن کو عمل میں آئے گی۔ چنانچہ شاہِ اردن کے حکم سے بعض اسیران کی رہائی کا حکم سنایا گیا جن میں مَیں بھی شامل تھا اور میری رہائی عید الفطر والے دن عمل میں آئی جو کہ قمری اعتبار سے نہایت اہم دن تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد مبارک آپ کے نام کی طرح مسرتیں بکھیرنے والا ہے، خصوصاً عرب دنیا کو ایم ٹی اے 3 العربیہ کا جو آپ نے تحفہ عطا فرمایا ہے وہ نہایت بے نظیر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے عہد مبارک میں عرب ممالک میں کثرت سے سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

# احمدیہ مسلم ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹس گھانا کی چھٹی سالانہ کانفرنس کا انعقاد

(رپورٹ: حمید اللہ ظفر۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین۔گھانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے تحت کثیر تعداد میں تعلیمی ادارے ملک کی ترقی کے لئے بالخصوص تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ جماعتی نظام کے تحت ایک ایجوکیشنل ادارہ موجود ہے جس کا انچارج احمدی جنرل مینیجر ہے اور اس یونٹ کے تحت ہر ریجن کے لئے الگ الگ ریجنل مینیجرز مقرر ہیں جو جماعت کے تعلیمی اداروں کو بہتر طور پر چلانے میں مدد کرتے ہیں۔ ان اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے ہر سال ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال 26/اپریل تا 30/اپریل 2011ء اس ایجوکیشنل یونٹس کے تحت سینئر ہائی سکولز کے ہیڈ ماسٹرز اور مینیجرز کی چھٹی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

مورخہ 27/اپریل 2011ء صبح ساڑھے دس بجے مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا کی افتتاحی خطاب اور دعا سے اس کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں معزز حکومتی افسران، ریجنل اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن ڈائریکٹرز اور چیف ایگزیکٹوز ، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن گھانا کے نمائندہ ۔ علاقہ کے چیف صاحبان ،صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر لجنہ اماء اللہ گھانا۔ اور دیگر ایجوکیشنل اداروں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے کل شرکاء کی تعداد 16 تھی جن میں 12 مرد اور چار خواتین شامل تھیں۔

افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے سرکاری افسران اور نمائندگان نے تعلیمی میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ شمولیت کرنے والے مہمانوں کی کل تعداد 80 رہی۔

اس کانفرنس کے چار سیشن ہوئے اور کیپ کوسٹ کے مشہور قلعہ کا معلوماتی دورہ بھی کیا گیا۔ اس قلعہ میں برٹش راج کے دوران غلاموں کو قید کر کے تجارت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنایا گیا۔

اس کانفرنس کی اختتامی تقریب مورخہ 29/اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب جامعۃ المبشرین کی عمارت میں خاکسار (حمید اللہ ظفر) کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر خصوصی ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ اس ڈنر میں دوران سال ریٹائر ہونے والے ہیڈ ماسٹر مکرم یوسف اجارے (Yusif Agyar) اور اور ناردرن ریجن کے ایجوکیشن مینیجر مکرم پی ٹی آوڈو صاحب (P.Tahir Awudu) کی خدمت میں سپاسنامے پیش کئے گئے۔

اس کانفرنس کے شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جو اصول وضوابط انہوں نے طلباء کی تعلیمی و دیگر سرگرمیوں میں بہتری کے لئے وضع کئے ہیں ان پر عمل درآمد کی بھرپور کوشش کریں گے اور گھانا میں جماعت کے تعلیمی اداروں کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش بجا لائیں گے۔

اس کانفرنس کے انعقاد اور کامیابی میں جامعۃ المبشرین گھانا کے سٹاف نے بہت محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

تمام قارئین کی خدمت میں جماعت احمدیہ گھانا کی ہر میدان میں ترقی کے لئے اور جماعت کی عالمگیر فتوحات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

## عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ایسے احباب جماعت جو عیدالاضحیہ کے موقع پر مرکزی انتظام کے تحت قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقوم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کروادیں تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔

قربانی فی بکرا 70 پاؤنڈ　　قربانی فی گائے 245 پاؤنڈ (ایک گائے میں 7 حصے ہوسکتے ہیں)

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666　02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

# خطبہ جمعہ

**الحمدللہ! آج ایک لمبے انتظار کے بعد جماعت احمدیہ ناروے کو اپنی اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔**

یہ مسجد اس کو آباد کرنے والوں کے لئے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آئی ہے۔ اب ان فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنا یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے۔

ہر سطح کے عہدیداروں کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے حق صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

جہاں مَردوں کے ساتھ عورتیں اپنے عبادتوں کے معیار بلند کریں وہاں وہ خاص حکم جو عورتوں کو ہیں ان پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ان میں سے ایک اہم حکم پردہ کا ہے۔

مسجد نصر ناروے کی تعمیر کے لئے جماعت احمدیہ ناروے نے قریباً 104 ملین کرونز خرچ کرنے کی سعادت پائی۔
اس مسجد میں 2250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد اس علاقہ کے لوگوں کے دل کھولنے کا ذریعہ بنے۔
مسجد کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔
ہماری مسجدیں اور یہ مسجد بھی ہر جگہ ہمیشہ امن اور محبت اور پیار کا نعرہ بلند کرے گی۔

**جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تم سے محبت کرے گا۔**

(مسجد 'بیت النصر' ناروے کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ میں اہم نصائح)

مکرم سفیر احمد بٹ صاحب ابن مکرم حمید احمد بٹ صاحب آف کراچی کی شہادت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30؍ستمبر 2011ء بمطابق 30؍تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد 'بیت النصر' اوسلو، ناروے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبۃ:18)

الحمدللہ آج ایک لمبے انتظار کے بعد جماعت احمدیہ ناروے کو اپنی اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ جس طرح اس مسجد کی تعمیر نے ایک لمبا عرصہ لیا اُسی طرح بعض روکیں پڑنے کی وجہ سے اس کے رسمی افتتاح میں آپ لوگوں کو کچھ انتظار کرنا پڑا۔ لیکن یہ رسمی افتتاح تو صرف شکرانے کا ایک مزید اور دنیا کے سامنے اظہار ہے ورنہ مساجد کی تعمیر کا ان رسمی افتتاحوں سے کوئی ایسا تعلق نہیں کہ جس کے بغیر مسجد مکمل نہ کہلائی جا سکے۔ پس آج میرا یہاں آنا اور نماز جمعہ پڑھانا، یہ خطبہ دینا اور غیروں کے ساتھ، مہمانوں کے ساتھ، شام کو انشاء اللہ مسجد کی تقریب میں، افتتاح کی تقریب میں شامل ہونا، اس احسان کی شکرگزاری کے طور پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ناروے پر اس مسجد کی صورت میں فرمایا ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُس کی نعمتوں کو اُس کا شکر ادا کرتے ہوئے بیان کرو تا کہ اس شکرگزاری کے نتیجے میں جو ایک مومن کے دل سے اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ مزید فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے۔ ایک شکرگزاری تو ہماری یہاں نمازیں پڑھ کر اس مسجد کو آباد کر کے ہوگی۔ اور ایک شکرگزاری افتتاح کے اعلان سے یا اس ظاہری اظہار کے ذریعہ سے بھی ہے جو مہمانوں کے لئے reception یا اُن کا آنا ہے۔ لیکن حقیقی شکرگزاری مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے سے ہی ہے۔ پس یہ اہم بات ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس ادائیگی حق کو بدلے کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ بدلہ بھی اتنا زیادہ ہے کہ اس دنیا میں انسان اُس کا تصور اور احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔ ایک حدیث میں ایسے لوگوں کا ذکر اس طرح آیا ہے، جو مسجد کو آباد رکھنے کے لئے، مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے اُس میں جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کو صبح شام جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث نمبر 662)

پس اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد میں آنے والوں کے لئے جنت میں مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ روزانہ پانچ مرتبہ یہ مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ اور پھر جو چالیس، پچاس، ساٹھ سال زندہ رہتا ہے یا اس سے بھی زیادہ لمبی عمر زندہ رہتا ہے اور نمازیں ادا کرتا ہے تو اُس مہمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کس قدر سامان تیار کئے ہوں گے، یہ تو ایک انسان کے تصور سے بھی باہر ہے۔ دنیا میں ہمارا کوئی پیارا مہمان آئے تو ہم مہمان کے آنے کا پتہ چلتے ہی انتظامات شروع کر دیتے ہیں اور اس مہمان سے جتنا جتنا پیار اور تعلق ہو اُس کے مطابق اپنی مہمان نوازی کی انتہا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے پاس تو وسائل بھی محدود ہوتے ہیں لیکن خدا جس کے وسائل کی بھی کوئی حد نہیں، جس کی رحمت کی بھی کوئی حد نہیں، جس کی مہمان نوازی کی بھی کوئی حد نہیں ہے وہ کس طرح اپنے عابد بندے کے لئے مہمان نوازی کے سامان کرتا ہوگا۔ یہ چیز انسانی سوچ سے بھی بالا ہے۔ پس ہمیں ایسی مہمان نوازی کے مواقع تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی اس مسجد کا انشاء اللہ اس سوچ کے ساتھ حق ادا کرنے والا ہوگا کہ حق کی یہ ادائیگی جہاں اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلق کو مضبوط کرنے والی اور اُس کا پیارا بنانے والی ہو وہاں اپنوں اور غیروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہو۔ گویا ایک مومن اگلے جہان کی جنت کے لئے اور اُس کی مہمان نوازی کے حصول کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنانے کی کوشش کرتا ہے یا کر رہا ہوتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کے لئے ظاہری شکرگزاری بھی ہونی چاہئے۔ یہ ظاہری شکرگزاری اُس حسین معاشرے کے قیام کے لئے بھی ایک کوشش ہے جو اس دنیا کو بھی جنت نظیر بنانے والا ہو۔

گزشتہ دو دنوں میں ریڈیو، ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے مختلف وقتوں میں میرے انٹرویو لئے ہیں۔ اُس میں ہر ایک متفرق سوالوں کے علاوہ اس بات میں بھی دلچسپی رکھتا تھا کہ مسجد کا مقصد کیا ہوگا اور اس میں بھی کہ مسجد بنائی ہے تو یہاں کیا ہوگا؟ آپ کے احساس و جذبات کیا ہیں؟ تو میرا یہی جواب تھا کہ ماحول کو پُرامن اور ایک دوسرے کے لئے محبت بھرے جذبات سے بھر کر اس دنیا کو جنت نظیر بنانا، ایک خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا اپنی زندگیوں میں اظہار کر کے دنیا کو امن، صلح اور آشتی کا گہوارہ بنانا، یہ اس کا مقصد ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس مسجد کے ماحول میں، اس شہر میں، اس ملک میں محبت اور پیار کو فروغ دینے کا کام یہاں کے احمدیوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری بن گئی ہے۔ یہ میڈیا کا آنا، انٹرویو لینا، اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کا مثبت انداز میں اس مسجد کی تعمیر کا ذکر کرنا پھر ہمیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، مزید شکرگزاری کی طرف مائل کرتا ہے اور اس طرف ہی لے جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کا بدلہ اس صورت میں بھی عطا فرمایا ہے کہ میڈیا کو توجہ پیدا ہوئی اور عموماً اچھے رنگ میں جماعت کا اور مسجد کا ذکر ہوا ہے۔

پس یہ دنیاوی سطح پر بھی جماعت کے مخلصین کی قربانیوں کا ذکر انہیں دوبارہ شکرگزاری کے مضمون کی طرف لوٹاتا ہے۔ اور پھر اس شکرگزاری کا حق ادا کر کے انسان اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات سے فیض پاتا ہے۔ گویا یہ ایک ایسا فیض کا دائرہ ہے جو اپنے دائرے کے اندر ہی نہیں رہتا بلکہ لہروں کے دائرے کی طرح پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آپ پانی میں کنکر پھینکیں یا کوئی چیز پھینکیں تو دائرہ بنتا ہے۔ چھوٹا دائرہ، بڑا دائرہ، بڑا دائرہ اور پھر وہ دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اِس دائرے کی یہ بھی خوبی ہے کہ جب یہ دائرہ انتہا کو پہنچتا ہے تو ختم نہیں ہو جاتا بلکہ انسان کی زندگی میں اگر نیکیاں جاری ہیں تو دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے اور جب انسان کی زندگی ختم ہوتی ہے تو اگلے جہان میں خدا تعالیٰ اس میں مزید وسعت پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ مسجد اس کو آباد کرنے والوں کے لئے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آئی ہے۔ اور ہر مسجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اُس کا یہی مقصد ہے۔ اُسے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آنا چاہئے۔ اب ان فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنا یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے۔ جتنی محنت سے اس کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے اسی قدر فیض پاتے چلے جائیں گے، یہاں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ قرآنِ کریم میں مسجد کو آباد کرنے والوں کا ذکر اُس آیت میں ایک جگہ آیا ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

اب اللہ پر ایمان کی شرط سب سے ضروری ہے جو پہلے رکھی گئی ہے۔ یہ ایمان صرف منہ سے کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی اور مومن کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ صرف اسلام میں شامل ہونا مومن نہیں بنا دیتا، جب تک مومنانہ اعمال بجا لانے کی بھی کوشش نہ ہو۔ جب عرب کے دیہاتی آتے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (الحجرات:15) یہ نہ کہو کہ تم ایمان لے آئے ہو بلکہ یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیا ہے، فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔ اور ایمان کی یہ نشانی بتائی کہ تم اللہ اور اُس کے رسول کی سچی اطاعت کرو۔

آج مسلمانوں میں سے غیر ہمیں اس بات کا نشانہ بناتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو حالانکہ ہم تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہوئے زمانے کے امام کو مانا ہے اور یہ کامل اطاعت ہمیں پکا مسلمان اور حقیقی مومن بناتی ہے۔ گو ہمیں دوسرے مسلمان فرقے بیشک غیر مسلم کہتے رہیں لیکن اس اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے اس حکم کی وجہ سے ہم پکّے مومن ہیں۔ آج احمدی ظلموں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی احمدیت سے منحرف نہیں ہوتے تو حقیقی مسلمان ہم ہوئے یا دوسرے؟ ہم کسی کلمہ گو کو غیر مسلم نہیں کہتے لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم نے حقیقی مسلمان اُس کو قرار دیا ہے جو ہر طرح کی اطاعت کر کے اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والا ہو اور مضبوطی پیدا کرتا چلا جائے۔ ہر دن اُس کے لئے ایمان میں اضافے کا باعث ہو۔ اور جب تک ہم اس کی کوشش کرتے رہیں گے، نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں گے ہم مومنین اور حقیقی مسلمانوں کے زمرے میں شمار ہوتے رہیں گے۔ پس ہمیں کسی مولوی، مفتی کے فتوے یا کسی حکومت کے فیصلے نے مومن ہونے اور حقیقی مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دینا۔ نہ کسی کی سند چاہئے، نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمارے ایمان پر اصل مہر ہماری اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش نے لگانی ہے۔ جس قدر ہم کوشش کرنے والے ہوں گے اُسی قدر ہماری مہریں لگتی چلی جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کا عمل جو اُسے انعامات کا وارث بنائے گا صرف یہ نہیں کہ ایک دو یا چند ایک نیک عمل کر لئے بلکہ تمام اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ ہو گی تو حقیقی مومن انسان بن سکتا ہے۔

پس ہمیں صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مان لیا اور یہ کافی ہے۔ بیشک ہم نے دوسرے مسلمانوں کی نسبت خدا اور رسول کی اطاعت میں ایک قدم آگے اُٹھا لیا ہے لیکن یہ زندگی تو مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تلاش اور ایمان میں بڑھتے چلے جانے کے لئے ہے اور یہی مقصد اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا بتایا ہے کہ عبادت کرو اور اُس میں بڑھتے چلے جاؤ۔ پس ایک مومن ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں آپ کے سامنے اُن میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ:166) کہ سب سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ یہ تو ایک ایسے شخص کو جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے اُسے بھی پتہ ہے کہ جس سے شدید محبت ہو اُس کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جاتا۔ پس ایک مسلمان جب اپنے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو اُس کی اللہ تعالیٰ سے محبت تمام محبتوں پر حاوی ہونی چاہئے۔ پھر جب یہ صورتحال ہو تو دنیا کی دولت، دنیاوی چمک دمک، دنیا کی مصروفیات، اولاد، بیوی، خاندان سب خدا تعالیٰ کی محبت کے مقابلے میں ہیچ ہو جاتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور جب اس کی یہ محبت خدا تعالیٰ کے لئے پیدا ہو گی تو ایسے شخص کی عبادت بھی خالص ہو گی۔ اُس کی عبادت کی طرف بھی خاص توجہ ہو گی۔ اور جب عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو گی تو انشاء اللہ پھر آپ کی یہ مسجد، یہ نماز سینٹر جہاں بھی ہیں اور آئندہ بننے والی مساجد بھی آباد رہیں گی اور ان کی یہ آبادی حقیقی آبادی کہلائے گی۔ جب ہمارے اپنے دل میں خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہو رہا ہو گا تو ہماری اولادیں بھی اُس کے اثر لے رہی ہوں گی۔ بہت سے لوگ اولاد کے لئے دعا کے لئے کہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں اپنے نمونے دکھانے ہوں گے اور جب یہ اثر اولادوں میں جا رہا ہو گا تو نتیجۃً نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار اور مساجد کی آبادی ہوتی رہے گی اور ہم پر فرض ہے کہ جہاں ہم خدا تعالیٰ سے یہ محبت اپنے اندر پیدا کریں اور اُس کے لئے کوشش کریں وہاں اپنی اولادوں اور نسلوں کو بھی اس محبت کی چاٹ لگانے کی کوشش کریں اور جب یہ ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ مخالفتیں اور مخالفین کی کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی موت آپ مر جائیں گی۔ کیونکہ جب بندہ خدا سے محبت کرتا ہے تو خدا اُس سے بڑھ کر اُس سے محبت کرتا ہے اور اپنے بندے کا مولیٰ اور ولی ہو جاتا ہے اور جس کا ولی خدا ہو جائے اُس کو یہ عارضی مخالفتیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ چند اوباش لوگ یا بڑوں کے بھڑکانے پر چند چھوٹے بچے جو پتھر مار کر مسجد کے شیشے توڑ جاتے ہیں، یا گند پھینک جاتے ہیں وہ یا تو خود تھک ہار کر بیٹھ جائیں گے یا آپ کا خدا سے تعلق دیکھ کر اِن میں سے سعید فطرت خود آپ میں شامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مسجد بنانا آپ کے کام کی انتہا نہیں ہے بلکہ اس کے بعد مزید اپنی حالتوں کی طرف دیکھنے اور جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اپنے خدا سے اپنی محبت کے معیار دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ماحول میں خدا تعالیٰ سے محبت کے اظہار کی اس لئے ضرورت ہے تا کہ دنیا کو پتہ لگے۔ دنیا کو یہ پتہ چلے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر قربانیاں کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ پس یہ چھوٹا موٹا پتھراؤ یا گند پھینکنا یا نعرے لگانا اللہ والوں کی ترقی میں کبھی روک نہیں بنا اور نہ بن سکتا ہے۔ پس مسجدیں آباد کرنے والوں کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اپنے ایمان اور ایقان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب اُنہیں اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو اُن کا جواب سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (البقرۃ:286) ہوتا ہے۔ یعنی ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔ اللہ تعالیٰ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا جواب دینے والوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران:105) کہ یہ لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ پس اللہ اور رسول کے نام پر جو احکامات دیئے جائیں ان کو سنتے ہی اطاعت کرنے کا نتیجہ کامیابی ہے۔ اور یہ سننا اور اطاعت کرنا اُن تمام باتوں کے لئے ہے جن کے کرنے اور نہ کرنے کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔ مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے کہ ''اپنی امانتوں کا حق ادا کرو۔'' آپ کی امانتیں آپ کی ذمہ داریاں ہیں۔ ایک ذمہ داری جس طرح پڑتی ہے انسان اسے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ امانتیں جو آپ کے سپرد کی گئی ہیں وہ بھی اُسی طرح کی ذمہ داری ہے جن کے کرنے کا آپ کو حکم ہے۔ عہدیدار ہیں تو اُن کا جماعت کے لئے وقت دینا اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنا۔ افرادِ جماعت کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرنا، یہ امانتیں ہیں۔ ایک (جماعتی) عہدیدار کوئی دنیاوی عہدیدار نہیں ہے جس نے طاقت کے بل پر اپنے کام کروانے ہیں بلکہ وہ خادم ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

(الجامع الصغیر حرف السین صفحہ نمبر292 حدیث نمبر4751 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس اس خدمت کے جذبے کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تبھی جو خدمت، جو امانت آپ کے سپرد ہے آپ اُس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ میرے پاس جب بعض لوگ آ کر یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں فلاں عہدہ ہے تو میں عموماً یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ کہو کہ فلاں خدمت میرے سپرد ہے۔ دوسرا تو بیشک عہدیدار کہے لیکن خود اپنے آپ کو خادم سمجھنا چاہئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے خدمت کا موقع دیا ہوا ہے۔ کیونکہ عہدہ کہنے سے سوچ میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ایک بڑے پن کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے، بڑے پن کا احساس اس طرح کہ دماغ میں ایک افسرانہ شان پیدا ہو جاتی ہے، جبکہ عہدیدار، جماعتی عہدیدار ایک خادم ہوتا ہے اور جب عہدیدار اپنی امانتوں کے حق ادا کر رہے ہوں گے تبھی وہ خلافت کے، خلیفۂ وقت کے حقیقی مددگار بن رہے ہوں گے۔ عہدیداروں کی عزت اور احترام افرادِ جماعت پر یقیناً فرض ہے۔ لیکن وہ یہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اُن کی، افرادِ جماعت کی، خلافتِ احمدیہ سے وابستگی ہے اور کسی عہدیدار کے حکم کی نافرمانی کر کے وہ خلیفہ وقت کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ پس ہر سطح کے عہدے داروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے حق صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر عہدیدار کا رَکھ رکھاؤ، بول چال، عبادت کے معیار دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں، ایک فرق ہونا چاہئے۔

لجنہ کی عہدیدار ہیں تو اُنہیں مثلاً قرآنی حکم میں ایک پردہ ہے اُس کا خیال رکھنا ہو گا ورنہ وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کر رہی ہوں گی۔ باقی احکام تو ہیں ہی، لیکن مَردوں سے زیادہ عورتوں کو ایک زائد حکم پردے کا بھی ہے۔ ناروے کے بارے میں پردے کی شکایات وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک وقت میں بڑی سخت تنبیہ کی تھی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی سمجھاتے رہے۔ لیکن آپ جو عہدیداران ہیں اگر اب بھی آپ کے پردے کے معیار نہیں ہیں، عورتوں مردوں میں میل جول آزادانہ ہے، ایک دوسرے کے گھروں میں بغیر پردے کے آزادانہ آنا جانا ہے اور مجلسیں جمانا

ہے جبکہ کوئی رشتے داری وغیرہ بھی نہیں ہے، صرف یہ کہہ دیا کہ فلاں میرا بھائی ہے اور فلاں میرا منہ بولا چچا یا ماموں ہے اور اس لئے حجاب کی ضرورت نہیں یا اور اسی طرح کے رشتے جوڑ لئے تو قرآن اس کی نفی کرتا ہے اور ایک مومنہ کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ تمہارے پر پردہ اور حجاب فرض ہے۔ حیا کا اظہار تمہاری شان ہے۔ اگر لجنہ کی ہر سطح کی عہدیدار خواہ وہ حلقہ کی ہوں، شہر کی ہوں یا ملک کی ہوں، اگر عہدیدار اپنے پردے ٹھیک کر لیں اور اپنے رویے اسلامی تعلیم کے مطابق کر لیں تو ایک اچھا خاصہ طبقہ باقیوں کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی اور اپنے ماحول کے لئے بھی نمونہ بن جائے گا۔ ایک لجنہ کی عہدیدار کا امانت کا حق تبھی ادا ہو گا جب وہ اَور باتوں کے ساتھ ساتھ اپنے پردہ کا حق بھی ادا کر رہی ہو گی۔ مجھے بعض کے پردہ کا حال تو ملاقات کے دوران پتہ چل جاتا ہے جب اُن کی نقابیں دیکھ کر یہ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ بڑے عرصے کے بعد یہ نقاب باہر آئی ہے جس کو پہننے میں دقت پیدا ہو رہی ہے۔ پس عہدے دار بھی اور ایک عام احمدی عورت کا بھی یہ فرض ہے کہ اپنی امانتوں کا حق ادا کریں۔

آج کل اپنے زعم میں بعض ماڈرن سوچ رکھنے والے کہہ دیتے ہیں کہ پردے کی اب ضرورت نہیں ہے یا حجاب کی اب ضرورت نہیں ہے اور یہ پرانا حکم ہے۔ لیکن میں واضح کر دوں کہ قرآنِ کریم کا کوئی حکم بھی پرانا نہیں ہے اور نہ کسی مخصوص زمانے اور مخصوص لوگوں کے لئے تھا۔ احمدی مرد اور عورتیں خلافت سے وابستگی کا اظہار بڑے شوق سے کرتے ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت جاری رہنے کا قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے وہاں عبادتوں اور اعمالِ صالحہ سے اس کو مشروط بھی کیا ہے۔ سورۃ نور میں جہاں یہ آیت ہے اس سے دو آیات پہلے یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ دعویٰ نہ کرو کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے بلکہ فرمایا طَاعَةٌ مَعْرُوْفَةٌ کا اظہار کرو۔ ایسی اطاعت کرو جو عام اطاعت ہے۔ ہر اُس معاملے میں اطاعت کرو جو قرآن اور رسول کے حکم کے مطابق تمہیں کہا جائے۔ اُس پر عمل کرو اور اس کے مطابق اطاعت کرو۔ قرآن اور رسول کا حکم جب پیش کیا جائے تو فوراً مانو۔ اس بارے میں مَیں بہت مرتبہ کھل کر بتا بھی چکا ہوں۔ پس جہاں مردوں کے ساتھ عورتیں اپنے عبادتوں کے معیار بلند کریں، اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کریں وہاں وہ خاص حکم جو عورتوں کو ہیں اُن پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ پردے کے بارہ میں اپنے آپ کو ڈھانکنے کا حکم گو عورت کو ہے لیکن اپنی نظریں نیچی رکھنے کا اور زیادہ بے تکلفی سے بچنے کا حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے۔ بلکہ اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم پہلے مَردوں کو ہے پھر عورتوں کو ہے تا کہ مَرد بے حجابی سے نظریں نہ ڈالتے پھریں۔

پھر امانتوں میں ووٹ کے حق کا صحیح استعمال ہے، جہاں بھی استعمال ہونا ہو۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے عہدِ بیعت کا حق ادا کرنا ہے، اس کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ جس کے سپرد جو بھی امانتیں ہیں تم اُس کے لئے پوچھے جاؤ گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال میں تکبر سے بچنے اور عاجزی اختیار کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ہمارے ہاں اکثر مسائل اور جھگڑے تفاخر اور تکبر سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر انسان اپنی حیثیت پر غور کرتا رہے تو ہمیشہ عاجزی کا اظہار ہو اور اس کے جائزے سب سے زیادہ انسان خود لے سکتا ہے۔ دوسرے کے کہنے پر تو بعض دفعہ غصہ بھی آ جاتا ہے چِڑ بھی جاتا ہے لیکن خود اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں تو یہ سب سے بہترین طریقہ ہے۔ ایمانداری سے قرآنی احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے لیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور یقیناً ہر احمدی میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، صرف ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ضرورت ہے تو یہ جائزے بڑی آسانی سے لئے جا سکتے ہیں۔

پس قرآنِ کریم کو پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ آج مختصر وقت میں میں تمام احکامات کی تفصیلات تو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا، جیسا کہ مَیں نے کہا خود ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور یہ تبھی ہو گا جب قرآنِ کریم کی ہر گھر میں باقاعدہ تلاوت بھی ہو، اُس کو سمجھنے کی کوشش بھی ہو اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو۔ بچوں کی بھی نگرانی ہو کہ وہ نمازوں کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں، قرآنِ کریم کو پڑھنے کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔ ہر احمدی کو جس کا ایمان لانے کا دعویٰ ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا دعویٰ تبھی مکمل ہوتا ہے جب یومِ آخرت پر بھی ایمان ہو اور یقین ہو اور یہ واضح ہو کہ مرنے کے بعد کی ایک زندگی ہے جس میں اس دنیا کے کئے گئے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ جہاں آخری فیصلہ ہو گا، جہاں جزا سزا کا فیصلہ ہو گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے مساجد آباد کرنے والوں کی یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ اُن کو آخرت پر بھی ایمان ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور وہاں حساب کتاب کو بھی وہ برحق سمجھتے ہیں اور جب برحق سمجھتے ہیں تو جہاں مسجد میں عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں، اُس کے انعامات کے وارث بنیں۔ اور پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل ہو گا، اس یقین پر انسان قائم ہو گا کہ آخرت کے سوال جواب سے بھی گزرنا پڑنا ہے تو پھر انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے گا۔ اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ بہترین عبادت نماز ہے۔ (جامع الأحاديث از جلال الدين سيوطی باب الهمزه مع الفاء جلد 5 صفحه 186 حديث نمبر 3952 بحواله المكتبة الشاملة CD)

جب مومنین کی جماعت نماز کے لئے جمع ہوتی ہے تو پھر جہاں خدا تعالیٰ کی وحدت کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے وہاں ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات اور جماعتی وابستگی اور وحدت کا بھی اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر اُن تمام نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ جاتی ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حق سے ہے یا اُس کی مخلوق کے حق سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانے کا حق ادا کرنے کے لئے اور مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے کیونکہ ہمیشہ وسائل کی ضرورت ہے اس لئے مساجد آباد کرنے والوں کے عملوں کے ذکر میں یہ اہم بات بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دی کہ وہ زکوۃ دینے والے ہوتے ہیں، مالی قربانی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اپنے مال کو اپنے تک محدود نہیں رکھتے بلکہ دین اور مخلوق کے حق کی ادائیگی کے لئے اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہاں زکوۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور قرآنِ کریم میں دوسرے کئی مقامات پر نماز کے قیام کے ساتھ عمومی مالی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے تا کہ جہاں دینی ضروریات پوری ہوتی ہوں وہاں محروم طبقہ کی ضرورت بھی پوری ہو رہی ہو۔

پس مسجدیں اور اُنہیں آباد کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کا اُٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ اُن کے دل میں خدا کا خوف اور خشیت ہوتی ہے۔ اُس پیار کی وجہ سے جو اُنہیں خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور پھر یہ خوف اور خشیت مزید نیکیوں کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت یافتوں میں شمار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناروے کی جماعت نے بڑی قربانی دی ہے اور مسجد نصر کے لئے تقریباً ایک سو چار (104) ملین کرونز خرچ جماعت نے اُٹھایا ہے۔ کچھ ابتدائی خرچ مرکز نے دیا تھا باقی جماعت نے اُٹھایا ہے۔ گو کہ اس میں بڑا لمبا عرصہ لگ گیا جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا لیکن جب مَیں نے جماعت کو دو ہزار پانچ (2005ء) میں اس طرف توجہ دلائی ہے، تو فوری توجہ پیدا ہوئی پہلے توجہ بھی کم تھی۔ اُس وقت کسی نے اپنا مکان بیچ کر وعدہ کیا اور اس کی ادائیگی کی۔ مجھے لکھا مَیں مکان بیچ رہا ہوں، کسی نے کار بیچ کر رقم مسجد کو ادا کی، کسی نے زائد کام کیا کہ اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو جائے اور میں زیادہ سے زیادہ چندہ دے سکوں۔ اللہ کے فضل سے بعض عورتوں نے قربانیاں دیں، بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے کاروبار بند ہونے کے باوجود بھی اپنے وعدے پورے کئے۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آج کل حالات کی وجہ سے اُن کے کاروبار میں کچھ نقصان ہے تو اللہ تعالیٰ اُن میں برکت ڈالے۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ سب قربانیاں اس سوچ کے ساتھ ہوئی ہوں گی کہ ہم نے مسجد کو آباد کرنا ہے اور آباد اُس طریق پر کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اپنے ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے، اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرتے ہوئے، حقوق العباد کی ادائیگی کی سوچ رکھتے ہوئے، اعمالِ صالحہ بجالانے کے معیار حاصل کرتے ہوئے، اپنے بچوں اور نسلوں میں بھی مسجد اور خدا کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، پھر اسی طرح اس زمانے میں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے، اُس کے ہاتھ مضبوط کرتے ہوئے، اُس کے مشن کو آگے چلانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہوئے یہ پیغام پہنچانے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، دعوتِ الی اللہ کی طرف توجہ دیتے ہوئے اسے آباد کرنا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے، یہ مسجد ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال رہی ہے۔ ہم نے مسجد بنا کر اپنے اوپر عائد ذمہ داریوں کو بہت وسعت دے دی ہے۔ اگر اس ذمہ داری کو ادا نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو۔

پس جہاں ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی خوشی ہے کہ ناروے میں پہلی احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی ہے وہاں فکر کا مقام بھی ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس فکر کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے والا ہو، اپنی ذمہ داریاں نبھانے والا ہو۔ بڑی بڑی خطیر رقمیں پیش کر کے اس مسجد کی جو تعمیر کی گئی ہے اور اُسے خوبصورت بنایا ہے اور کسی نے لاکھوں کرونز خرچ کر کے کارپٹ ڈلوا دیا۔ کسی نے لاکھوں کرونز خرچ کر کے فرنیچر دے دیا۔ تمام مسجد کے کمپلیکس کے لئے فرنیچر مہیا کر دیا تو یہ ایک دفعہ کی قربانی نہ ہو یا ایک دفعہ کی قربانی پر یہ لوگ خوش نہ ہو جائیں۔ صرف خوبصورت فرنیچر اور سجاوٹ دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارے لئے کافی ہو گیا ہے بلکہ اس کی اصل خوبصورتی کو قائم رکھنے والے ہوں جو پانچ وقت کی نمازوں سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے مسجدوں کی تعمیر کا ذکر ہو رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ:

’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں‘‘۔ (اُس زمانے میں ویران تھیں) ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے‘‘۔ فرمایا ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجدِ ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 491۔ مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس یہ تقویٰ ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنا ہے اور اس کا بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اظہار فرمایا ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’قرآنِ شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علّتِ غائی ہے‘‘۔ (یعنی یہی اس کا مقصد ہے) ’’اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 390 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

فرمایا کہ تقویٰ نہیں ہے تو نمازیں بے فائدہ ہیں بلکہ نمازیں دوزخ کی طرف لے جانے والی ہوں گی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ساری جڑھ تقویٰ اور طہارت ہے۔ اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی

سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 550-551۔ مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء) پھر فرمایا: ''اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے''۔ (یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے ہم پر ڈالی) ''کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے''۔ فرماتے ہیں ''جو تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 649 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003)

پس ہمیں ہمیشہ یہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہدِ بیعت کو نبھاتے ہوئے وہ نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے ادا ہوں۔ آج احمدی ہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر اس عرفان کو حاصل کر سکتا ہے۔ پس اگر ہم نے بیعت کا دعویٰ بھی کیا اور تقویٰ کے خالی میدان کو بھرنے کی کوشش نہ کی تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں ہو سکتے کیونکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس اہم ذمہ داری کو سمجھنے والا ہو۔ ان ممالک میں جو شرک کے گڑھ ہیں اگر ہم نے تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کیں اور اپنی بیعت کے مقصد کو نہ پہچانا تو ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابلِ مؤاخذہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنے اُن بندوں میں شامل رکھے جن پر اُس کے پیار کی نظر پڑتی ہے۔

یہاں مَیں مسجد نصر کی تعمیر اور تکمیل کے بارے میں بھی کچھ کوائف بیان کروں گا۔ مسجد کے پلاٹ کا کُل رقبہ نو ہزار پانچ سو تریسٹھ مربع میٹر ہے اور مسجد کے پلاٹ کا رقبہ 7759 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مردانہ حصے کا رقبہ 880 مربع میٹر ہے اور تقریباً چودہ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ گیلری میں جو 298 مربع میٹر ہے، پانچ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ زنانہ مسجد میں 850 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ پھر نیچے بھی ایک ہال بنایا گیا ہے جو سب سے پہلے بنا تھا اور بغیر مزید تعمیر کے کافی دیر پڑا رہا، اُس میں آٹھ سو پچاس نمازیوں کی گنجائش ہے۔ پھر اسی طرح ایک مشن ہاؤس اپارٹمنٹ بھی ہے۔ اُس میں تین بیڈ روم ہیں، ڈرائنگ روم ہے، سیلف کنڈیکٹ پورا گھر ہے ماشاء اللہ۔ اسی طرح مسجد بیت النصر کے مزید کوائف یہ ہیں کہ کُل ملا کے 2250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح جو نیچے ہال ہے اُس کی چھت جو ٹیرس (Terrace) کے طور پر استعمال ہو رہی ہے اُس میں بھی اگر موسم کھلا ہو، رَش ہو تو قریباً آٹھ سو سے ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے مینار کی اونچائی اکیس میٹر ہے۔ گنبد کی اونچائی پانچ میٹر ہے۔ ایک لائبریری بھی ہے۔ ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی جماعتی دفاتر بھی ہیں۔ اسی طرح مسجد کا جو لجنہ کا حصہ ہے اس کی اپنی ایک الگ لائبریری ہے اور نیچے اُس کے ساتھ اُن کا دفتر بھی ہے۔ ایک بڑا اور کافی وسیع کچن بھی ہے ماشاء اللہ۔ اسی طرح کونسل سے ایک مسئلہ چل رہا تھا اور لمبے عرصہ سے جو مسجد کی اجازت نہیں مل رہی تھی تو اس کی وجہ وہ سڑک بنانے کا معاملہ تھا جو مسجد کے ایک سائیڈ پر ہے تو جماعت نے لوگوں کی سہولت کے لئے، بہتری کے لئے، رفاہِ عامہ کے لئے وہ سڑک بھی بنا کے دی ہے اور فٹ پاتھ بھی بنا کے دیا ہے۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کُل ایک سو چار ملین کا اس میں خرچ ہوا۔ ہماری مسجد مین سڑک کے اوپر ہے جو اوسلو ائیر پورٹ جانے والی سڑک ہے۔ اور شہر میں آتے جاتے یہ نظر آتی ہے۔ اس کا بڑا خوبصورت نظارہ ہے۔ یہ E-6 موٹر وے پر واقع ہے۔ روزانہ اسّی ہزار گاڑیاں اس سڑک سے گزرتی ہیں۔ یہاں انڈر گراؤنڈ سروس اور بس سروس بھی مہیا ہے۔ گویا ایک مرکزی جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی ہے۔ خدا کرے کہ اس کی آبادی بھی اسی جذبے سے ہو جو عموماً یہاں کے احمدیوں نے اس کی تعمیر میں دکھایا ہے۔

اللہ کرے کہ یہ مسجد اس علاقے کے لوگوں کے دل کھولنے کا ذریعہ بنے۔ مقامی لوگ تو عموماً خوش ہیں لیکن اس علاقے میں جو مسلمان آباد ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا وہ مُلّاؤں کے غلط اور ظالمانہ الزامات کی وجہ سے مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مسجد کی تعمیر کے دوران یہاں توڑ پھوڑ کی کوششیں ہوتی رہیں لیکن ہم تو صبر اور دعا سے کام لینے والے ہیں اور لیتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کے لئے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ خدا تعالیٰ اُن کو صراطِ مستقیم کی طرف لے کر آئے، اُن کی رہنمائی فرمائے۔ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے گو وہ خوش تو ہیں لیکن ہماری خوشی تب ہو گی جب ان کے دل اسلام کی خوبصورت تعلیم کے قبول کرنے کے لئے کھلیں گے لیکن اس کے لئے ہمیں اس پیغام کے پھیلانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو کوئی نہ جانتا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تمہارا تعارف خود بخود ہو جائے گا (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 93 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء) اور اللہ کے فضل سے یہ مسجد کی تعمیر ثابت کر رہی ہے کہ اس علاقے میں اس ملک میں جماعت کا تعارف ہو رہا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کو یہ بتانا ہو گا کہ مساجد وہ جگہیں ہیں جہاں خدائے واحد کی عبادت کی جاتی ہے اور خدا کے حقیقی عبادت گزار کبھی اُس کی مخلوق کا بُرا نہیں چاہ سکتے۔

پس ہماری مسجدیں اور یہ مسجد بھی ہر جگہ ہمیشہ امن اور محبت اور پیار کا نعرہ بلند کرے گی۔ خدا کرے کہ ہم مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے اپنے تقویٰ میں، اپنی روحانیت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں، اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے سکونِ قلب کے سامان پیدا کرنے والے ہوں اور ہم میں سے ہر ایک محبت، پیار اور بھائی چارے کا ایک نمونہ بننے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ''جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اُسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا''۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 537-538 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

اللہ کرے کہ ہم آپس کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں، کیونکہ جب تک آپس کی محبت میں اعلیٰ معیار حاصل نہیں کریں گے تو غیروں کو بھی محبت کی صحیح تعلیم نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد ایک افسوسناک اطلاع بھی ہے، مَیں ابھی جمعہ کی نماز کے بعد یا نمازوں کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھوں گا جو مکرم سفیر احمد بٹ صاحب ابن مکرم حمید احمد بٹ صاحب کراچی کا ہے۔ یہ سندھ کے رہنے والے تھے۔ 1972ء میں وہاں پیدا ہوئے۔ وہیں ایف۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ اِن کے دادا حافظ عبدالواحد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے محافظ تھے جو کہ واقفِ زندگی تھے۔ سفیر بٹ صاحب حافظ عبدالواحد صاحب کے پوتے تھے۔ ان کے والد حمید احمد بٹ صاحب، تعلیم الاسلام پرائمری سکول بشیر آباد کے ٹیچر تھے۔ 25ر ستمبر کو نامعلوم افراد نے مکرم سفیر احمد بٹ صاحب پر فائرنگ کر دی جس سے وہ وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ پولیس میں اے ایس آئی تھے۔ اچھے بہادر اور جرأت مند پولیس والوں میں شمار ہوتے تھے۔ کسی کی فون کال آئی جس پر یہ موٹر سائیکل لے کر چل پڑے۔ اور جہاں جانا تھا، جاتے ہوئے راستے میں ان پر فائرنگ ہوئی۔ ایک عرصے سے ان کو پولیس میں سپیشل ڈیوٹی پر دہشت گردوں اور جو نشہ آور چیزیں بیچتے ہیں، ان کے خلاف مہم میں استعمال کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے کافی کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ بظاہر وجہ یہی لگتی ہے کہ اس وجہ سے ان کو شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ احمدی ایک تو احمدیت کی وجہ سے بھی، مذہب کی وجہ سے بھی پاکستان میں شہید ہوتے ہیں اور وہاں جو عمومی لاقانونیت ہے اُس کی وجہ سے بھی احمدیوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ اور پھر احمدی جو حکومتی محکموں میں فرائض ادا کر رہے ہیں، ملک کی بہتری کے لئے کوشش کر رہے ہیں، وہ ملک کی خاطر بھی قربان ہو رہے ہیں۔ اُس کے باوجود یہ شکوہ ہے کہ احمدی ملک کے وفادار نہیں ہیں۔ جہاں کہیں کسی خاص جگہ پر کسی بہادر ہمت والے اور انصاف پسند کی ضرورت پڑے تو وہاں احمدی ہی کی تعیناتی کی جاتی ہے۔ یہ موصی بھی تھے۔ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ گو پولیس نے آ کے بڑا آنر دیا اور اپنی روایات کے مطابق ان کا جنازہ وغیرہ بھی پڑھا۔ لیکن جب یہ قربانیاں ہو جائیں تو پھر بھی علماء اور نام نہاد مُلّاں یہی الزام دیتے ہیں کہ احمدی ملک کے وفادار نہیں، جبکہ آج حقیقی وفاداری کا نمونہ دکھانے والے صرف احمدی ہیں۔ بہر حال جو ہمارا کام ہے ہم نے کئے جانا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ ان کے بچے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بیوی بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

## مسجد 'بیت النصر' (ناروے) کی تعمیر پر اظہارِ تشکر

بن گیا ہے ناروے بھی موردِ فضلِ خدا
صورتِ مسجد ہوئی ہے اس کو جو نعمت عطا
گنبد و مینار اس کے امن کا ہوں گے نشاں
ان سے گونجے گی ہمیشہ ہی محبت کی اذاں
روشنی سے اس کی سب تاریکیاں مٹ جائیں گی
سینہ و دل صاف ہوں گے دُوریاں مٹ جائیں گی
ہو گی یہ دھرتی منور اب الٰہی نور سے
فیض پائے گی یہ دنیا اب دمِ مسرور سے
لاجرم اس قوم کا اب بخت بدلا جائے گا
بالیقیں نرمی سے ہر دل سخت بدلا جائے گا
آئیں گے طیور روحانی قطار اندر قطار
گیت گائیں گے خدا کی حمد کے دیوانہ وار
ہر دل بے چین کو مل جائے گا چین و سکوں
پائے گا عز و شرف گر ہوگا بھی حال زبوں
برکتیں اتریں گی اس میں دائرہ در دائرہ
تشنہ روحوں کو ملے گا آسمانی مائدہ
ہو مبارک 'نصر' تم کو ناروے کے باسیو
یہ کٹھن منزل تھی سر جو تم نے کی ہے رہرو
اے مسیحِ وقت کے شیرو! یونہی بڑھتے رہو
ہر طرف تعمیر یونہی مسجدیں کرتے رہو
ہم گدا ناچیز بندوں کا خدا مولیٰ رہے
جو محمدؐ کا خدا ہے وہ سدا مولیٰ رہے

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ نمبر 2

لئے نہیں کہتے۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہاں اس ملک میں آزادی ہے تو ہم جو مرضی چاہے کریں۔ ہم اب چودہ سال کے، پندرہ سال کے ہو گئے ہیں، ہم پڑھے لکھے ہیں ہمارے ماں باپ کو کیا پتہ، اُن کی تو تعلیم ہی کوئی نہیں۔ گو وہ نسل بھی اب ختم ہو رہی ہے بلکہ اب اکثر کے ماں باپ جو پچھلے اٹھائیس تیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں پڑھے لکھے ہی ہیں لیکن تب بھی نئی نسل کو اور نوجوانوں کو ایک وہم ہوتا ہے کہ جب teenage پر آتے ہیں کہ شاید ہم عقل مند ہیں، باقی سب دنیا بے وقوف ہے۔ حالانکہ بیوقوف وہ ہے جو اچھی باتوں کو سن کے اُس پر عمل نہیں کرتا۔ بڑوں کی نصیحت پر عمل نہیں کرتا۔ بڑے ہمیشہ بات کریں گے، آپ کے فائدے کے لئے کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو جو نئی ریسرچ ہو رہی ہے اس میں یہ بات ثابت شدہ ہو گئی ہے کہ آپ لوگ جو مستقل ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا انٹرنیٹ کے سامنے گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں نہ صرف آنکھوں پر اس کا اثر ہو رہا ہے بلکہ دماغ پر بھی اثر ہو رہا ہے۔ اور بعض دفعہ بعض لوگ دماغی لحاظ سے بالکل ہی مفلوج ہو جاتے ہیں۔ پس اگر بعض باتوں سے روکا جاتا ہے تو رُکیں اور انٹرنیٹ پر اگر دیکھنا ہے تو کوئی فائدے کی چیز، علمی چیز اگر ہے تو وہ پروگرام دیکھیں۔ انسائیکلوپیڈیا ہے معلومات ہیں لیکن ہر سائٹ پر چلے جانا یہ غلط ہے۔ اور بچوں کو تو ویسے بھی نہیں جانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کے لڑکے جو ہیں اُن کی میں بات کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل بچوں میں ایک بیماری بڑی ہے کہ ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کا منٹ منٹ کے بعد آپ کو فون کر کے معلومات لینے کی ضرورت ہے؟۔ پوچھو تو کہتے ہیں ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو وہ ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ رابطے خود کر لیتے ہیں جو بچوں کو ورغلا دیتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں۔ بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ جس طرح بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی وہ انہی وجہوں سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں اس لئے اس سے بھی بچ کے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹی وی کے پروگراموں میں بھی کارٹون یا بعض پروگرام جو معلوماتی ہیں وہ دیکھنے چاہئیں لیکن بیہودہ اور لغو پروگرام جتنے ہیں اُن سے بچنا چاہئے۔ اول تو آپ کے والدین جو یہاں بیٹھے ہیں اگر وہ سُن لیں جو بڑے بچے ہیں وہ ویسے ہوش میں ہوتے ہیں وہ بھی دیکھ لیں کہ گھروں میں جو بیہودہ چینل ہیں اُن کو تو ویسے ہی لاک کیا ہونا چاہئے، جیسے انٹرنیٹ میں ویسا ٹی وی پر بھی لاک ہو جاتے ہیں۔ سو یہ دیکھنے نہیں چاہئیں اور اگر کہیں غلطی سے کوئی آ بھی گیا تو فوراً اُس کو بدل دینا چاہئے تبھی آپ لوگ ایک احمدی بچے کا صحیح کردار ادا کر سکیں گے۔ اس کے بغیر آپ میں اور دوسرے بچوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دنیا کو ایک فرق نظر آنا چاہئے کہ یہ احمدی بچے ہیں، ان کی زندگی، اِن کا رہن سہن، اِن کا کردار دوسروں سے مختلف ہے۔ اِن کو آداب اور اخلاق آتے ہیں۔ جب ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں، ملتے ہیں تو عاجزی سے بڑوں کے سامنے اپنا اظہار کرتے ہیں۔ بڑوں کا کہنا مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ مَیں نے یہاں مختلف سکولوں کے ایک دو ہیڈ ٹیچر سے اور دوسرے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس کے بعض افسران سے بھی بات کی ہے جنہوں نے مجھے بتایا کہ احمدی بچے دوسرے بچوں سے سکولوں میں مختلف ہیں۔ پڑھائی کی طرف بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں اور ویسے بھی اخلاقی لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔ پس یہ جو آپ کی پہچان ہے اس پہچان کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ اگر قائم نہیں رکھیں گے تو پھر آپ کا اور احمدی ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا: دنیا آپ کو دیکھتی ہے۔ آپ تو سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو کوئی نہیں جانتا لیکن سکول کی ایڈمنسٹریشن جو ہے وہ اس بات پر نظر رکھ رہی ہوتی ہے کہ دیکھیں کہ بچے کیسے ہیں۔ اور جب کسی اچھے بچے کو دیکھتے ہیں، ایسے بچے کو دیکھتے ہیں جس کے اخلاق اچھے ہوں، ایسے بچے کو دیکھتے ہیں جو پڑھائی میں بہت اچھا ہے، ہوشیار ہے، توجہ دے رہا ہے تو اُس کی طرف پھر ٹیچر بھی اور سکول کی انتظامیہ بھی توجہ دیتی ہے۔ اور یہ توجہ پھر آپ کے فائدے کے لئے آپ کی پڑھائی میں آپ کے لئے بہتر ثابت ہوتی ہے، ممد اور معاون ثابت ہوتی ہے، آپ کی مدد کرتی ہے۔ پس اس بات کو جو اکثر احمدی بچوں میں ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے اسے کبھی نہیں چھوڑنا کہ آپ کا ایک کردار ہے جو سکول میں آپ کے اساتذہ کو اور آپ کی انتظامیہ کو بھی نظر آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکے بھی پڑھائی کی طرف توجہ دیتے ہیں لیکن لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ آئندہ جماعت کی ذمہ داریاں بھی لڑکوں پر، مردوں پر زیادہ پڑنی ہیں اور ملک کی ذمہ داریاں بھی آپ لوگوں نے ادا کرنی ہیں اس لئے آپ لوگوں کو لڑکیوں سے آگے بڑھنا چاہئے۔ لڑکیاں Gymnasium میں پڑھ رہی ہوتی ہیں تو لڑکے کہتے ہیں کہ Gesamat Schule میں جا رہا ہوں یا فلاں جگہ جا رہا ہوں۔ کیوں لڑکیاں زیادہ ہوشیار ہیں؟ اس لئے کہ وہ گھر میں رہ کے پڑھائی کی طرف توجہ دیتی ہیں اور آپ جب چودہ سال کے ہوتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے ہو گئے ہیں، اب آزاد ہو گئے ہیں، کھیلیں گے تو فٹبال کھیلتے چلے جائیں گے۔ ٹی وی دیکھیں گے تو وہی دیکھتے چلے جائیں گے۔ ہر کام کو وقت دیں۔ کھیلنا ضروری ہے، صحت کے لئے ضروری ہے۔ فٹبال ضرور کھیلیں یا جو بھی گیم آپ کو پسند ہے کھیلیں۔ یہاں چونکہ فٹبال کا رواج ہے اس لئے مَیں کہہ رہا ہوں ایک گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ جب شام کا وقت ہے ضرور کھیلنا چاہئے۔ سکول میں جو وقت ہے اُس میں کھیلنا چاہئے۔ ٹی وی بھی دیکھنا چاہئے اس سے معلومات بڑھتی ہیں۔ لیکن ایسا پروگرام دیکھیں جو معلومات والا ہو۔ لیکن انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنا اُس میں اکثر فضول باتیں بھی ہوتی ہیں۔ یا اگر بیٹھنا ہے تو اپنے بڑوں کو بتا کر بیٹھیں کہ یہ پروگرام ہم دیکھ رہے ہیں دیکھو کتنا اچھا پروگرام آ رہا ہے۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا دس سال کی عمر میں بچے ٹیلیفون وغیرہ کے مطالبے کر دیتے ہیں، دس سال کی عمر میں، وہ بالکل غلط چیزیں ہیں اور ماں باپ کو بچوں کی ایسی باتیں ماننی بھی نہیں چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوگ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جن باتوں کی طرف مَیں توجہ دلا رہا ہوں، جس میں اعتدال نہ ہو یا اِس طرف چلے گئے بہت زیادہ یا اُس طرف چلے گئے یہ دونوں چیزیں غلط ہیں۔ اگر اعتدال ہو گا تو آپ لوگوں کی زندگی بھی ہمیشہ اچھی طرح گزرے گی اور بڑے ہو کر آپ ایک اچھے انسان بن سکیں گے۔ وہ انسان بن سکیں گے جن کی جماعت کو ضرورت ہے۔ پس اس چیز کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ آپ احمدی بچے ہیں اور آپ نے دوسروں سے مختلف ہونا ہے۔ آپ نے اپنے ہر کام میں اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا ثابت کرنا ہے۔ ہر کام میں آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ ہر بچہ جو احمدی ہے وہ سکول میں پوزیشن لینے والا ہونا چاہئے، پڑھائی کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ بعض گھر کے مسائل ہیں، کسی وجہ سے پریشانی ہے تو آپ پڑھائی کی طرف توجہ چھوڑ دیں۔ آپ اپنے کام سے کام رکھیں اور پڑھائی کی طرف توجہ دیتے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک بیماری جس کا بچپن میں احساس نہیں ہوتا اور مذاق مذاق میں انسان بچپن میں بھی کر رہا ہوتا ہے بعض دفعہ بڑے بھی احتیاط نہیں کرتے بچہ اُن کی دیکھا دیکھی کر جاتا ہے وہ جھوٹ کی بیماری ہے، غلط بات کرنے کی بیماری ہے۔ اپنی طرف سے مذاق کر رہے ہوتے ہیں کہ جی میں نے یہ بات ایسے ہی کہہ دی حالانکہ وہ بات اس طرح سے نہیں ہوتی تو اسی طرح پھر جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ پس ہلکا سا بھی جھوٹ ایک احمدی بچے میں نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ والدین کی عزت بہت اہم بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ اُن سے احسان کا سلوک کرو۔ اُن کے لئے دعا کا حکم ہے کہ جس طرح بچپن میں وہ میری پرورش کرتے رہے، میری خاطر تکلیفیں برداشت کرتے رہے اور اب تک کر رہے ہیں۔ آپ کے ماں باپ جو کما رہے ہیں اس سے آپ پر خرچ بھی کر رہے ہیں، آپ کی تعلیم پر خرچ کر رہے ہیں، آپ کے کپڑوں پر خرچ کر رہے ہیں، ایک بچے کو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ دس گیارہ سال کی عمر کا بچہ ہوش و حواس کی عمر ہوتی ہے اور پندرہ سال کا جو طفل ہوتا ہے، چودہ سال کا طفل جو ہوتا ہے اُس کو تو بہت اچھی طرح علم ہونا چاہئے کہ یہ ماں باپ کا میرے پر احسان ہے کہ وہ میرے اخراجات بھی پورے کر رہے ہیں، میرے خرچ پورے کر رہے ہیں، میری پڑھائی پر توجہ دے رہے ہیں، سکولوں کی فیسیں ادا کر رہے ہیں، سکولوں میں بسوں پر جانے کے لئے کرائے ادا کر رہے ہیں۔ تو اس کی وجہ سے آپ اُن کے شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ والدین کا یہ جو احسان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ والدین کے احسان کا بدلہ تم کبھی نہیں اُتار سکتے۔ لیکن تمہارا بھی اُن سے ایک اچھا اور احسان کا سلوک ہونا چاہئے اور ہمیشہ اُن کے لئے دعا مانگو کہ اے اللہ! جس طرح وہ مجھ پر رحم کرتے ہیں تُو بھی ہمیشہ اُن پر رحم کرتا رہ۔ یہ عادت پڑے گی تو آپ لوگوں کے دلوں میں والدین کی عزت بھی قائم ہوگی اور پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس بات پر خوش ہوگا۔ اور آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی کی وجہ سے انشاء اللہ اَور بہتر انسان بن سکیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک اہم بات یہ ہے کہ اطفال الاحمدیہ تو سات سال کی عمر سے لے کے پندرہ سال کی عمر تک ہے۔ اور سات سال کی عمر سے لے کے دس سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور بچوں کو خود عادت ہونی چاہئے کہ ہم نے نمازیں پڑھنی ہیں اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ دس سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرو۔ تو دس سال، بارہ سال کی عمر میں اگر ماں باپ آپ کو کہتے ہیں کہ بچے نماز پڑھو اور سختی بھی کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اسی عمر میں اگر نمازوں کی عادت پڑ گئی تو آئندہ ہمیشہ نمازوں کی عادت پکی رہے گی۔ آپ دیکھ لیں کہ جتنے نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت ہے وہ وہی ہیں جن میں سے اکثریت کو بچپن میں نمازیں پڑھنے کا شوق تھا۔ جو بچپن میں اچھے ماحول میں رہے اور جب جوانی میں قدم رکھا تب بھی انہوں نے اچھے ماحول میں قدم رکھا۔ بعض لوگ بچپن میں جیسا کہ میں نے اچھے ماحول میں ہوتے ہیں۔ جماعت کی خدمت بھی کرتے ہیں، اطفال الاحمدیہ کے اجلاسوں میں بھی آتے ہیں مسجد میں بھی آتے ہیں لیکن جہاں چودہ پندرہ سال کے ہوتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ ہم آزاد ہو گئے۔ پس، لیکن اکثریت ایسی ہے جن کو نماز پڑھنے کی عادت ہوتی ہے اور وہ عادت پھر ہمیشہ چلتی ہے اور جو بچپن میں توجہ نہیں دیتے وہ بڑے ہو کے بھی توجہ نہیں دیتے اور نماز جو ہے ایک مسلمان پر فرض ہے، اور مردوں پر تو مسجد میں جا کے پڑھنا بہت زیادہ فرض ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے اطفال الاحمدیہ کو جو دس بارہ سال کی عمر کے ہیں، اور اس سے اوپر اُن کو تو اپنے والدین کے ساتھ اپنے نماز سینٹر میں جا کے نمازیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ایک بہت اہم چیز قرآنِ کریم پڑھنا ہے۔ بہت سارے بچے خواہش کرتے ہیں میرے سے آمین بھی کروا لیتے ہیں، چھ سات آٹھ سال، نو سال کی عمر تک آمین ہو جاتی ہے۔ بعض پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھ لیتے ہیں لیکن یہاں والدین بھی کچھ بیٹھے ہیں، اُن سے بھی مَیں کہوں گا اس کے بعد بچوں کو قرآن شریف پڑھانے پر توجہ نہیں دیتے۔ تو والدین بھی توجہ دیں اور بچے خود بھی جو دس گیارہ سال کی عمر میں ہیں، بلکہ نو سال کی عمر کے بھی، اگر قرآن شریف ختم کر لیا ہے تو روزانہ چاہے آدھا رکوع پڑھیں، قرآنِ کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ قرآنِ کریم پڑھنے کی عادت ہوگی تو پھر آپ کو آہستہ آہستہ اُس کو سمجھنے کی بھی عادت پڑے گی آپ کو۔ اور جب آپ قرآن شریف کو سمجھیں گے تو پھر آپ کو پتہ لگے گا کہ ایک احمدی مسلمان بچے کی کیا ذمہ داریاں ہیں جن کو اُس نے ادا کرنا ہے تاکہ وہ دین کی خدمت بھی صحیح طرح کر سکے اور معاشرے کے حق بھی ادا کر سکے اور اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کر سکے۔ اپنی حکومت کے حق بھی ادا کر سکے۔ اپنے بڑوں کے حق بھی ادا کر سکے۔ اپنے ساتھیوں کے حق بھی ادا کر سکے۔ پس یہ قرآنِ کریم پڑھنا بہت ضروری ہے اور جو تیرہ چودہ سال کے بچے ہیں، اُن کو کوشش کرنی چاہئے کہ ترجمے سے قرآنِ کریم پڑھنا شروع کر دیں۔ ابھی سے یہ بات آپ میں پیدا ہو جائے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ بڑے ہو کر وہ انسان سکیں گے جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اِن میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہو گئی ہیں کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی میں یہ اہم کردار ادا کرنے والے ہیں اور اُس ترقی کا حصہ بنیں گے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس آپ لوگ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ اپنے اخلاق کی طرف توجہ دیں۔ قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنی سکول کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ بڑوں کے ادب کی طرف توجہ دیں اور آپس میں بچے بھی ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں اطفال کے ایک گروپ نے ترانہ

اللہ ہمیشہ یہ خلافت رہے قائم　　احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

کورس کی صورت میں پیش کیا۔ جس کے بعد ایک دوسرے گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ ''یا عین فیض اللّٰہ والعرفانِ'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔ ایک تیسرے گروپ نے جرمن زبان میں ایک دعائیہ نظم پیش کی۔

## مقام اجتماع سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی

اس پروگرام کے اختتام پر پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع Bad Kreuznach سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش پر تشریف لے گئے۔

## 17/ستمبر 2011ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت السبوح مسجد میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح مسجد میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا دوسرا دن تھا اور پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ جرمنی سے خطاب فرمانا تھا۔

تین بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور لجنہ اماء اللہ کے مقام اجتماع ''مئی مارکیٹ۔ منہائم'' کے لئے روانگی ہوئی۔ مئی مارکیٹ منہائیم کا بیت السبوح سے فاصلہ تقریباً یکصد کلومیٹر ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں گزشتہ سال 2010ء تک جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا ہے۔ اس مئی مارکیٹ کا رقبہ دو لاکھ 58 ہزار مربع میٹر ہے۔ یہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن اور مختلف فیئرز ہوتے ہیں۔ اس ایریا میں اور ارد گرد کے علاقہ میں بیس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں جو سب سے بڑا ہال ہے اس کا رقبہ آٹھ ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ امسال اس ہال میں لجنہ اماء اللہ جرمنی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی تھی۔

## لجنہ اماء اللہ کے مقام اجتماع میں تشریف آوری اور تقسیم اسناد

چار بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقام اجتماع میں مئی مارکیٹ منہائیم میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اجتماع کی انتظامیہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور انور ہال میں داخل ہوئے خواتین نے اس موقع پر نعرے لگاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ درّعجم صاحبہ نے کی اور محترمہ فائزہ نواز صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کا عہد دوہرایا۔

اس کے بعد محترمہ سلمانہ باجوہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ''محاسن قرآن کریم'' ؎

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا　　لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے تحت خواتین میں ''ترتیل القرآن'' کی کلاسز جاری ہیں اور خواتین اور بچیاں ان کلاسز میں شمولیت کر کے جہاں قرآن کریم سیکھ رہی ہیں وہاں بطور معلمات بھی تیار ہو رہی ہیں جو پھر آگے مختلف مجالس میں ''ترتیل القرآن کلاسز'' کا انعقاد کر رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی 25 معلمات کو سندات عطا فرمائیں۔ نیز امسال پانچ واقفات نَو بچیاں بھی یہ کورس مکمل کر کے بطور معلّمات تیار ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان بچیوں کو بھی سندات عطا فرمائیں۔

بعدازاں پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے: کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ۔ (آل عمران:111)

یعنی تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ پھر چند آیتیں آگے جا کر اللہ تعالیٰ دوبارہ ان باتوں کا اعادہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ (آل عمران:114)، یعنی نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں۔ اور یہ نیک کام سرانجام دینے کی وجہ سے، اور برائیوں سے روکنے کی وجہ سے فرمایا وَ اُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ یعنی یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں۔ یہی لوگ اصل نیک شمار ہوتے ہیں جو کہ یہ نیک کام کرنے والے ہیں۔ اب یہ حکم اُمّت کے لئے ہے اگر ہم جائزہ لیں تو کیا مسلم امّہ میں ہمیں یہ باتیں نظر آتی ہیں جس کے بعد کہا جائے کہ وہ خیرِ امت ہے، سب سے بہترین امت ہے۔ بلکہ آج کل تو مغربی دنیا بھی میڈیا بھی اتنا زیادہ مسلمانوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور اُن کے نقائص ظاہر کر رہا ہے اُس میں حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ برائیاں اُن میں ہیں۔ تو پھر کون وہ خیرِ امت ہے جو سب سے بہتر ہے اور سب انسانوں کے فائدے کے لئے ہے جو نیکیوں کی تلقین کرنے والے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا اور یہ عہد کیا کہ ہم تمام اُن باتوں پر عمل کریں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور تمام اُن باتوں سے رکیں گے جن سے رکنے کا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور نیکیوں کو آگے بڑھائیں گے۔ اپنے اندر بھی نیکیاں رائج کریں گے، اپنے گھروں میں بھی نیکیاں رائج کریں گے، اپنے ماحول میں نیکیاں رائج کریں گے اور معاشرے میں بھی رائج کریں گے اور جس ملک میں رہ رہے ہیں وہاں بھی رائج کریں گے۔ اور یوں پھیلتے پھیلتے ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں نیکیوں کو رائج کرنا ہے اور برائیوں کو روکنا ہے۔ اب اُمّت کا لفظ یہاں استعمال ہوا ہے، اُمت میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں۔ یہ فرض جو ہے جس طرح مردوں کا ہے اُسی طرح عورتوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے باہر ہے۔ عورتیں بھی اُسی طرح ذمہ وار ہیں سب کام کرنے کی جس طرح مرد ذمہ وار ہے۔ اور اگر عورتیں اس فریضے کو انجام نہیں دے رہیں تو تب وہ اُمت سے باہر نکل جاتی ہیں۔ یہ ایک نشانی بتائی گئی ہے اُمت میں شامل ہونے والوں کی۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس طرح مردوں کے لئے نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ضروری ہے اُسی طرح عورتوں کے لئے بھی، اور نوجوان لڑکیوں کے لئے بھی، بڑی عمر کی عورتوں کے لئے بھی، بچیوں کے لئے بھی اپنے اپنے دائرے میں نیک کام کرنا اور نیکیوں کی تلقین کرنا اور برائیوں سے رُکنا اور برائیوں سے روکنا ضروری ہے۔ جس طرح مرد برائیاں کر کے اس دائرے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے باہر نکل جاتے ہیں اُسی طرح عورتیں بھی اُس دائرے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے باہر نکل جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ عورت بھی خیرِ امّت کا حصہ ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، کونسی عورت ہے جو خیرِ امت کا حصہ ہے؟ وہ عورت ہے جو اس بات کو سمجھ لے کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے تمام اُن باتوں پر عمل کرنا ہے جن کے کرنے کا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کی ابھی آپ نے تلاوت سنی، سچ بولنے والی، نیکیاں قائم کرنے والی، روزے رکھنے والی، اپنی حفاظت کرنے والیاں، یہ ساری چیزیں جو ہیں اور باتیں جو ہیں جس طرح مومن مرد میں ہونی ضروری ہیں مومن عورتوں میں بھی ضروری ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ میں یہ سب چیزیں پیدا ہو گئیں بلکہ فرمایا کہ تم لوگ لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے۔ ایک مومنہ ہمیشہ اگر مومنہ ہونے کا حق ادا کر رہی ہے چاہے وہ بچی ہے، چاہے وہ نوجوان لڑکی ہے، چاہے وہ بڑی عمر کی عورت ہے اُس سے دوسرے کو بھلائی اور خیر پہنچنی چاہئے، دوسرے کو فائدہ پہنچنا چاہئے۔ اگر فائدہ نہیں پہنچا رہیں تو پھر سوچیں، غور کریں، بڑے فکر کا مقام ہے کہ آپ اُمّت کے اُن لوگوں میں شامل نہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خیرِ امت ہو اور جنہوں نے اس زمانے میں پھر اس عہد کی تجدید کی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی تمام برائیوں کو چھوڑتے ہیں اور تمام نیکیوں کو اختیار کریں گے اور اُن حکموں پر چلنے کی کوشش کریں گے جن پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پس ایک حقیقی مومنہ کبھی کسی دوسرے کا برا نہیں چاہ سکتی۔ جب بھی اُس کے سامنے کوئی آئے گا اُس کو یہ پتہ ہوگا کہ مجھے اس سے سوائے خیر کے، بھلائی کے اور فائدے کے اور کچھ نہیں ملنا۔ یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ مجھے کسی مومنہ عورت سے کوئی نقصان پہنچ سکے۔ یہ نیکیوں کی ہدایت کرنے والی ہیں، برائیوں سے روکنے والی ہیں۔ لیکن نیکیوں کی ہدایت کرنے کے لئے پہلے خود نیکیوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بات نہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَاتَفْعَلُوْنَ۔ جو تم کرتے نہیں اُس کو کیوں کہتے ہو۔

پس ظاہر ہے کہ نیکیوں کی تلقین جب کرنی ہے تو پھر اپنے آپ کو بھی اُن نیکیوں میں اس طرح ڈبونا ہے کہ آپ سے ہر وقت خیر ہی خیر کے چشمے پھوٹتے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہوتی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: حقوق اللہ کیا ہیں؟ نماز ہے، روزہ ہے، زکوٰۃ ہے، حج ہے جس کو توفیق ہے۔ لیکن نماز تو بہر حال فرض ہے۔ پھر توحید کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش ہے۔ ایک احمدی یہ عہد کرتا ہے، ابھی آپ نے عہد دہرایا کہ میں ان تمام نیکیوں کی کوشش کرتی رہوں گی۔ تو اگر عہد دہرانے کے بعد بھی یہاں سے اُٹھ کر جائیں اور سب کچھ بھول جائیں تو خیرِ امّت میں شمار نہیں ہوسکتیں۔ اپنے نفس کے بتوں کو توڑنا ہے تبھی توحید کا قیام ہوسکتا ہے۔ شرکِ خفی، بعض چھپے ہوئے شرک ہوتے ہیں جو ظاہری بتوں کے شرک نہیں ہوتے لیکن اندر ہی اندر انسان کو کہہ رہے ہوتے ہیں اچھا نماز نہ پڑھو آج فلاں دعوت پر جانا ہے، فلاں فنکشن پر جانا ہے، فلاں سہیلی کے گھر جانا ہے، وہاں چلے جاؤ۔ وضو نہ کرو، تمہارا میک اَپ نہ خراب ہو جائے۔ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی یہ شرکِ خفی ہے۔

حقوق العباد ہیں، والدین سے احسان کا سلوک ہے۔ اب سب سے زیادہ والدین سے احسان کے سلوک کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اُن سے کرو اور اُن کے لئے دعا کرو کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا، مجھے پالا پوسا اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ اور یہ دعا اُن کی زندگی میں بھی ہوسکتی ہے، اُن کے مرنے کے بعد بھی ہوسکتی ہے۔ ایک مستقل دعا ہے۔ اگر ہر بچہ، ہر نوجوان، ہر عورت یہ دعا کر رہی ہوگی تو خود بھی اُس کو احساس ہو رہا ہوگا۔ جو بچوں والیاں ہیں جب وہ اپنے والدین کے لئے دعا کر رہی ہوں گی تو اُن کو خود بھی احساس ہوگا کہ ہم نے بھی دعا لینی ہے۔ ہمیں بھی ان نیکیوں پر قائم ہونے کی ضرورت ہے جو ہمیں ان دعاؤں کا حقدار بنائیں۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جس کو اگر غور سے پڑھا جائے اور دعا غور سے کی جائے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی کبھی کسی کی برائی چاہنے والی ہو۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس دعا میں اگر آپ غور کریں تو ہمارے ہاں جو ساس بہوؤں کے مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں وہ بھی حل ہو جاتے ہیں۔ بہو جب اپنے والدین کے لئے دعا کر رہی ہوگی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تمہارے جو رِحمی رشتے دار ہیں خاوند کی طرف سے وہ بھی تمہارے ماں باپ ہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس اُن کے لئے بھی دعا ہو رہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے۔ میرے خاوند کے ماں باپ پر بھی رحم فرمائے، میرے ماں باپ پر بھی رحم فرمائے۔ ماں باپ جو ہیں جب یہ دعا کر

رہے ہوں گے تو وہ اپنے بڑوں کے لئے دعا کر رہے ہوں گے اور یہ سوچ کر کر رہے ہوں گے کہ اسی طرح ہمارے بچے بھی ہمارے لئے دعا کر رہے ہیں تو ہم نے بھی اُن کی دعاؤں کا وارث بننا ہے اُن کا فائدہ اُٹھانا ہے تو ہم بھی اُن سے نیکیاں کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر رشتہ داروں سے حسنِ سلوک ہے۔ یہ ایک بہت اہم چیز ہے، ذرا ذرا سی بات پر بعض رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ ایک نیکی جو ہے جس کا اللہ تعالیٰ ثواب دے رہا ہوتا ہے اُس سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ رشتے داروں سے حسنِ سلوک کی نیکی رہے تو عموماً میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں جو رشتے برباد ہوتے ہیں، ٹوٹتے ہیں، خاوند اور بیوی کی آپس میں لڑائیاں ہوتی ہیں تو وہ نندوں اور بھابھیوں کی لڑائیاں ہیں، ساس اور بہو کی لڑائیاں ہیں۔ اگر ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کر رہے ہوں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی قسم کی ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں پیدا ہوں، برائیاں پیدا ہوں۔ پس یہ بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے والی مومنات کا کام ہے کہ اپنے رشتوں کا بھی پاس اور خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ہمسایوں سے حسنِ سلوک ہے۔ یہاں کے جو جرمن ہمسائے ہیں، نہ جاننے والے اُن سے تو آپ حسنِ سلوک اسی کو سمجھتے ہیں کہ ہمارا ان سے تعلق نہیں، واسطہ نہیں۔ پھر قریبی ہمسائے آپ کے جماعت کے ممبران بھی ہیں اُن سے حسنِ سلوک ہے۔ لیکن جرمنوں سے بھی حسنِ سلوک ضروری ہے۔ ہر ایک ہمسایہ چاہے وہ عیسائی ہے، چاہے وہ ہندو ہے، چاہے سکھ ہے یا بدھ ہے، یہودی ہے یا مسلمان ہے ان سے حسنِ سلوک ہوگا تو آپ لوگ نیکیوں کو پھیلانے والے ہوں گے اور ان نیکیوں کو پھیلانے کی وجہ سے اپنے تبلیغ کے میدان کو وسیع کر رہے ہوں گے۔ پس یہاں بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سو کوس تک یعنی سو سو میل تک تمہارے ہمسائے ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری ہمسائیگی صرف تمہارے گھر کا ساتھ جڑی دیوار والا تمہارا ہمسایہ ہے۔ جماعت کے تمام افراد تمہارے ہمسائے ہیں۔ جہاں آپ بیٹھی ہوئی ہیں اِس وقت، تین چار ہزار، پانچ ہزار جتنی بھی تعداد ہے ہر ایک جو بیٹھی ہے اُس کا ہر دوسرا ہمسایہ ہے اور یہ ہمسائیگی کا حق آج کے لئے نہیں، یہ ان تین دنوں کے لئے نہیں بلکہ اب اس ہمسائیگی کے حق کو مستقل آپ نے نبھانا ہے۔ اس سوچ کو وسیع کریں گی تو پھر دیکھیں کیسا حسین معاشرہ آپ پیدا کرنے والی ہو جائیں گے وہ خوبصورت معاشرہ پیدا کرنے والی ہو جائیں گی جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ معاشرہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا فرمایا تھا۔ قربانیاں کرنے والا معاشرہ، ایک دوسرے کی خاطر قربانی کرنے والا معاشرہ۔ اسلام کی خوبی یہ ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ اپنے حق لو۔ اسلام کہتا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو۔ تم میں سے ہر ایک جو ہے دوسرے کا حق ادا کرے۔ جب ہر ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا ہوگا تو وہاں یہ قانون نہیں بنے گا جس طرح ملکوں کے دنیاوی قانون بنتے ہیں کہ ہم نے حق لینا ہے۔ ہمیں عورتوں کا حق چاہئے۔ ہمیں آزادی چاہئے۔ ہمیں ووٹ کا حق چاہئے۔ ہمیں فلاں چیز کا حق چاہئے۔ بلکہ جب آپ کی یہ سوچ ہوگی کہ ہم نے حق دینے والا بننا ہے تو ہر ایک دوسرے کا حق ادا کر رہا ہوگا۔ اور جب ہر ایک دوسرے کا حق ادا کر رہا ہوگا تو یہ سوچ کبھی اُبھر ہی نہیں سکتی کہ ہمارے حق ادا کرو۔ پس یہ سوچ ہر احمدی کی ہونی چاہئے اور خاص طور پر عورتوں کی جنہوں نے اگلی نسلوں کو پروان چڑھانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر امانت اور عہد کی حفاظت ہے۔ ایک بہت بڑی بیماری مجالس میں، مردوں میں بھی ہوتی ہے لیکن عورتوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے کہ مجلسیں جب بیٹھتی ہیں تو اُس کی امانت کا حق ادا نہیں کرتیں۔ آپ کی دوست ہیں، سہیلیاں ہیں یا جماعت کی مجلس ہے کوئی، اس میں جب آپ آئیں وہاں جو باتیں سنیں اُس کو اپنے تک محدود رکھیں۔ جب آپ اُس بات کو آگے جا کے کسی اور سے کرتی ہیں اس کا مطلب ہے آپ نے امانت کا حق ادا نہیں کیا اور اُس کی حفاظت نہیں کی۔ بعض جماعتی باتیں ہیں، بعض مسائل ہیں، عاملہ میں ڈسکس ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کے بعض تربیتی مسائل بعض بچیوں کے مسائل عاملہ میں ڈسکس ہو جاتے ہیں۔ اگر عاملہ ممبر یا کوئی بھی عورت یا نوجوان لڑکی پر شک ہو، اگر اُس کو گواہی کے لئے بلایا جاتا ہے اُس گواہی کو یا اُس بات کو اپنے تک محدود نہیں رکھتی اور اگر کوئی باتیں پتہ لگتی ہیں کسی دوسرے کے بارے میں اُن کو دوسروں تک پھیلاتی ہیں یا باہر جا کے کسی اور سے ذکر کرتی ہیں تو اس کا مطلب اُس نے امانت کا حق ادا نہیں کیا اور جب امانت کا حق ادا نہیں کیا تو اب آپ ان لوگوں میں شامل نہیں ہوسکتیں جو خیرِ امت کہلانے والی عورتیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عہد کی حفاظت ہے۔ ایک عہد ہے، ایک عہدِ بیعت آپ نے باندھا۔ پھر ہر اجلاس میں آپ لجنہ کا عہد دہراتی ہیں۔ ناصرات ہیں، ناصرات کا عہد دہراتی ہیں۔ دس سال سے اوپر کی لڑکیاں جو ہیں اُن کو اتنی عقل ہوتی ہے کہ وہ سمجھ جائیں کہ ہم نے کیا کہنا ہے، کیا کرنا ہے، کس طرح اپنی زندگی گزارنی ہے۔ اگر اپنے عہد نہیں پورے کرتیں تو وہ بھی غلط کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر سچائی کا اظہار ہے۔ سچائی کے اظہار کا یہ مطلب نہیں کہ بدّوؤں کی طرح جو بات منہ میں آئے سچ کہہ دیا ہم نے۔ ہم بہت سچے ہیں ہم نے کسی کے منہ پر کھڑے ہو کے مجلس میں یہ کہہ دیا کہ تمہارے میں یہ یہ برائی ہے۔ اگر وہ برائی ہے بھی تو تب بھی تمہیں کہنے کا حق نہیں ہے۔ یہ سچائی نہیں ہے۔ سچائی یہ ہے کہ جب تمہیں کسی گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہاں تم جو سچ ہے اور حق ہے وہ کہو۔ اور پھر کوئی حق اُس کے بعد تمہارا نہیں بنتا کہ تم جا کے پھر اُس بات کو باہر لوگوں میں کرتے پھرو۔ پھر سچائی کا اظہار یہ ہے کہ اگر اپنے بچے بھی کوئی غلط کام کر رہے ہیں اور جماعتی ذریعے سے پوچھا جاتا ہے یا کہیں بھی پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے بچے نے غلط کام کیا تو سچی گواہی دو کہ ہاں یہ غلط کام کیا اور میں اس سے کراہت اور نفرت کا اظہار کرتی ہوں۔ اگر نہیں تو یہاں بھی سچائی کا اظہار نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر امانتوں کا حق ادا کرنا ہے۔ امانتوں کے حق ادا کرنے میں پہلے تو امانت کی حفاظت تھی۔ اب یہاں حق ادا کرنا ہے، اور حق ادا کرنے میں عہدیداران ہیں، چھوٹے سے چھوٹے لیول کی جو عہدیدار ہے اپنے حلقے کی، اپنے محلے کی، اپنی گلی کی اُس سے لے کے مرکزی عہدیدارات جتنی ہیں اُن سب تک کا یہ فرض ہے کہ اس کا حق ادا کریں اور حق ادا کرنا یہ ہے کہ جو کام سپرد کیا گیا ہے اُس کو صحیح طرح بجالائیں اور اگر کوئی بعض راز کی باتیں ہیں تو اُن کو اپنے حد تک محدود رکھیں جیسے پہلے میں نے کہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر انتخابات ہوتے ہیں۔ انتخابات جب ہو جاتے ہیں اُس کے بعد رپورٹیں آتی ہیں کہ جی فلاں نے یہ کہہ دیا، اس طرح تھی اور فلاں اس طرح تھی اور ہم نے ووٹ دے دیئے۔ تو اگر آپ لوگوں نے غلط عورت کو ووٹ دے دیئے، غلط عہدیدار کو ووٹ دے دیئے تو یہ آپ لوگوں کا قصور ہے۔ اسی طرح جب صدرات بنتی ہیں، صدرات اگر اپنی عاملہ میں ایسی عورتوں کو نہیں چنتیں جو اُس کام کو بجالانے کی حقدار ہے جو قواعد بنے ہوئے ہیں اُن پر پورا نہیں اُترتی۔ مثلاً مَیں نے کہا ہے کہ پردہ ایک ضروری چیز ہے اور جو عورت پردہ نہیں کرتی اُس کو کسی قسم کا عہدہ نہیں دینا۔ تو اگر صدرات جو ہیں اس قسم کی عورتوں کو اپنی عاملہ میں رکھتی ہیں تو وہ امانت کا حق ادا نہیں کر رہیں۔ غرض کہ بہت ساری چیزیں ہیں امانت کے حق ادا کرنے کی۔ ان میں باریکی میں جا کے آپ کو دیکھنا چاہئے تبھی آپ ان لوگوں میں ہوسکتی ہیں جو خیرِ امت ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: پھر دوسرے کی خاطر قربانی کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا حق دینا جو ہے وہ اسلام کہتا ہے کہ حق ادا کرو یہ نہیں کہ اپنے حق چھینو۔ تم حق ادا کرو ہر ایک اپنا حق ادا کرے گا۔ قربانی کا جذبہ ہوگا تو یہ حق ادا کرنے کی توفیق ملے گی۔ پس قربانیاں ایک دوسرے کی خاطر بھی قربانیاں ہونی چاہئیں پھر اُسی سے بات آگے بڑھتی ہے اور جماعت کی خاطر قربانی کی توفیق ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر عاجزی دکھانا ہے۔ عاجزی دکھانا بھی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے۔ ابھی نظم بھی آپ نے سنی۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

یہ عاجزی جو ہے وہ بہت ضروری ہے۔ کسی کو یہ زعم کہ میرے دس پیسے زیادہ ہیں، کسی کو یہ زعم کہ میرے پاس زیور زیادہ ہے۔ کسی کو یہ زعم کہ میری تعلیم زیادہ ہے۔ کسی کو یہ زعم کہ میرے بیٹے ہیں اور دوسرے کے بیٹے نہیں ہیں، وہاں بھی تکبر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں یہ اسلام کو انتہائی ناپسند ہیں۔ پھر بہت سارے معاملات ہیں، کسی بھی قسم کی خدمت ہے وہ عاجزی سے کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر حسنِ ظن کرنا ہے۔ بدظنی جو ہے وہ ایک ایسی برائی ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے اور فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ اگر یہ بدظنیاں دور ہو جائیں تو بہت سارے مسائل جو گھریلو جھگڑوں میں بھی اور اپنے معاشرے کے جھگڑوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں وہ سب ختم ہو جائیں۔ یہ میں چند وہ موٹی موٹی باتیں بتا رہا ہوں جو مَیں نے چنیں قرآن شریف میں جن کا ذکر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر شکر کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا وہ تمہیں اور دے گا۔ تمہاری نعمتوں کو بڑھاتا چلا جائے گا۔ پس اپنا دائرہ جو ہے، اپنے گھریلو زندگی میں بھی، اُس کا شکر ادا کریں۔ اپنے خاوندوں کی کمائی دیکھیں اُن کے اندر خرچوں میں رہ کے گزارہ کریں، گھر چلائیں، اُس کا شکر ادا کریں۔ خاص طور پر بعض نئی شادی شدہ لڑکیوں کے بعض مسائل مجھے آجاتے ہیں۔ کہاں تک یہ صحیح ہے یا غلط ہے لڑکا الزام لگا رہا ہوتا ہے لڑکی پر، اور لڑکی لڑکے پر۔ الزام یہ ہوتا ہے لڑکے کا کہ یہ اس کا مطالبہ بہت زیادہ ہے اور بعض دفعہ یہ صحیح ثابت ہوتا ہے کہ لڑکیاں کہتی ہیں کہ یہ ہماری ڈیمانڈ پوری نہیں کرتا۔ یہ ہر مہینے یا ہر ہفتے ہمیں بیوٹی پارلر نہیں لے کے جاتا۔ یہ تو ایک احمدی عورت کا یا احمدی لڑکی کا مقصد نہیں ہے بیوٹی پارلر جانا۔ اگر کسی کے پاس توفیق نہیں ہے تو کس طرح لے جا سکتا ہے؟ اپنی حدوں کے اندر رہ کر گزارہ کریں تو تبھی رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکر کرو گے تو مَیں تمہیں بڑھاؤں گا۔ ہر نیا جوڑا جو اپنی نئی زندگی شروع کرتا ہے اُس کی ابتدا تھوڑے سے ہی ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور آہستہ آہستہ جوں جوں زندگی گزرتی ہے تجربہ حاصل ہوتا ہے مردوں کی آمدنیاں بھی بڑھتی رہتی ہیں اور وسائل بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ پس یہ نوجوان لڑکیوں کو خاص طور پر میں کہتا ہوں صبر اور حوصلے اور شکر کی عادت ڈالیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے رشتے بھی قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بھی وارث بنتی چلی جائیں گی۔ اور اُن لوگوں میں شمار ہوں گی جن کو پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اپنے عہد پورے کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: پھر معاف کرنے کی عادت ہے، یہ بھی بہت ضروری ہے۔ انصاف کرنا ہے۔ انصاف کیا ہے؟ انصاف کا اللہ تعالیٰ نے یہاں تک حکم فرمایا ہے کہ اگر تمہیں اپنے قریبی عزیزوں اور اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔ یہ انصاف ہے جس کو ہم نے قائم کرنا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ میں یہ انصاف نہیں رہے گا تو پھر جماعت احمدیہ کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے یا کم از کم اُس شخص کا جماعت میں رہنے کا کوئی مقصد نہیں ہے جو انصاف نہیں قائم کرتا۔ اگر یہ بے انصافی عہدیداروں سے ہو رہی ہے تو وہ بھی ذمہ دار ہیں۔ اگر آج یہاں نہیں پکڑے جاتے، نظام کی نظر میں نہیں آتے تو اللہ تعالیٰ کے حضور تو پکڑے جائیں گے۔ اس لئے یہ انصاف آپ لوگوں نے قائم کرنا ہے۔ پس اس کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر احسان کرنا ہے، صرف انصاف نہیں کرنا بلکہ احسان ہونا چاہئے۔ ایک دوسرے سے پیار محبت کا سلوک ہونا چاہئے۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو آپ اُس سے پیار کا سلوک کریں شاید اسی سے اُس کی اصلاح ہو جائے۔ اور اگر نہیں بھی ہوگی تو کم از کم اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ موردِ ثواب بن جائیں گے۔ پھر خوش خلقی ہے یہ بہت اعلیٰ خلق ہے۔ ہنس کے ملنا، مسکرا کے ملنا، سلام کرنا۔ پھر صفائی ہے اس کا خیال کرنا۔ احمدیوں میں مسلمانوں میں جتنی صفائی کی توجہ دلائی گئی ہے وہ صرف ظاہری صفائی نہیں، اپنے گھروں کی صفائی بھی ہونی چاہئے، اپنے ماحول کی


# Earlsfield Properties

**We will manage your property at 0% commission**

**Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years**

**Free management Service**

**Guaranteed vacant possession**

**175 Merton Road London SW18 5EF**

**Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754**

صفائی بھی ہونی چاہئے۔ اپنے ذہنوں کی صفائی بھی ہونی چاہئے۔ کوئی گندے خیالات، کوئی فضول چیزیں آپ کے ذہنوں میں نہ آئیں۔ غصے پر قابو پانا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ غصے پر قابو پاؤ۔ پھر برائیاں کون کونسی ہیں جن سے خود بھی رُکنا ہے اور دوسروں کو بھی روکنا ہے۔ کنجوسی، بخل جو ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے یہ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدیوں کی، احمدی عورتوں کی تو خاص طور پر ایسی ہے جنہوں نے کم از کم جماعتی قربانی کے لئے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ جب بھی کچھ کہا گیا بڑھ کے اپنی جیبیں خالی کیں بلکہ اپنے خاوندوں کی بھی جیبیں خالی کر دیں، بعد میں بیشک خاوند لڑتے رہیں اُن سے، لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو ذاتی اخراجات تو کر سکتی ہیں لیکن قربانی نہیں کر سکتیں۔ قربانی کرنے والی جیبیں جو ہیں وہ محدود ہیں ان میں اضافہ ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر عیب لگانا یہ بھی ایک برائی ہے۔ دوسرے پر بلاوجہ کسی بات پر عیب لگا دیا۔ اس سے ایک تو رشتوں میں دراڑیں بھی پڑتی ہیں اور معاشرے میں بھی گندگی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے اصلاح نہیں ہوتی، اس سے بچنے کی بہت ضرورت ہے۔ تحقیر و تمسخر ہے ہر ایک کا۔ مذاق بھی ہونے چاہئیں تو ایک حد تک ہونے چاہئیں، اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکیاں بھی غور سے سُن لیں۔ دس، بارہ، پندرہ سال کی لڑکیاں بھی بعض دفعہ آپس میں مذاق کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بڑی عورتیں بھی کر دیتی ہیں لیکن ایسا مذاق نہیں ہونا چاہئے جس میں تمسخر ہو۔ حسد ہے، بہت بڑی برائی ہے اس سے بچنا چاہئے، جب حسد سے بچیں گی تو حسد سے بچنے کی تلقین بھی کر سکیں گی۔ فضول خرچی کی بات میں پہلے ہی کر آیا ہوں کہ اپنے پاؤں اُتنے ہی پھیلائیں جتنی چادر ہے اس سے زیادہ بڑھیں گی تو گھروں میں فساد پیدا ہوں گے۔ لغو باتیں ہیں۔ ان لغو باتوں کے لئے خاص طور پر بچوں کو میں کہنا چاہتا ہوں۔ لغو باتیں صرف باتیں ہی نہیں جو بڑی بوڑھیاں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ وہ تو کرتی ہیں اُن کو اس سے روکنا ہی ہے، لیکن دس بارہ سال کی عمر کی لڑکیوں سے لے کے نوجوان لڑکیوں تک جو ٹی وی اور انٹرنیٹ ہے یہ آج کل لغویات میں شامل ہو چکا ہے۔ اگر آپ لوگ سارا دن ایسے پروگرام دیکھ رہی ہیں جس میں کوئی تربیت نہیں ہے تو یہ لغویات ہے۔ انٹرنیٹ ہے، اُس میں بعض دفعہ ایسی جگہوں پر چلی جاتی ہیں جہاں سے پھر آپ واپس نہیں آسکتیں اور بے حیائی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایسے معاملات آجاتے ہیں کہ غلط قسم کے گروہوں میں لڑکوں نے لڑکیوں کو کسی جال میں پھنسا لیا اور پھر اُن کو گھر چھوڑنے پڑے اور اپنے خاندان کے لئے بھی، جماعت کے لئے بھی بدنامی کا باعث ہوئیں۔ اس لئے انٹرنیٹ وغیرہ سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بھی ذہنوں کو زہریلا کرنے کے لئے انٹرنیٹ پر بہت سارے پروگرام ہیں۔ ٹی وی پر بے حیائی کے بہت سارے پروگرام ہیں۔ ایسے چینل والدین کو بھی بلاک کر کے رکھنے چاہئیں جو بچوں کے ذہنوں پر گندے اثر ڈالتے ہوں۔ ایسے مستقل لاک ہونے چاہئیں اور جب بچے ٹی وی دیکھ رہے ہوں ایک دو گھنٹے جتنا بھی دیکھنا ہے ٹی وی دیکھ رہے ہیں بیشک دیکھیں لیکن بچیاں پاک صاف ڈرامے یا کارٹون اگر دیکھ رہی ہیں تو وہ ٹھیک ہے۔ اگر غلط پروگرام دیکھے جا رہے ہیں تو یہ ماں باپ کی بھی ذمہ واری ہے اور بارہ تیرہ سال کی عمر کی بچیاں جو ہیں اُن کو بھی ہوش کی عمر ہوتی ہے، اُن کی ذمہ داری بھی ہے کہ اس سے بچیں۔ آپ احمدی ہیں اور احمدی کا کردار ایسا ہونا چاہئے جو ایک نرالا اور انوکھا کردار ہو۔ پتہ لگے کہ ایک احمدی بچی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ایک یہ بھی بڑی برائی ہے کہ بغیر علم کے بات کرنا۔ کسی بات کا علم نہیں، سنی سنائی بات کر دی اور بعد میں جب پوچھو، تحقیق کرو کہ کسی کے خلاف جب الزام ہو جاتا ہے، عیب لگتا ہے اور سنا سنایا عیب لگ رہا ہوتا ہے، بعد میں پتہ لگتا ہے کہ ہاں یہ بات ہوئی تھی چھ سات سال پہلے ہوئی تھی۔ اُس موقع پر اُس عورت کو یا اُس شخص کو سزا بھی مل گئی تھی۔ اُس کی کارروائی بھی ہو گئی تھی، معافی بھی ہو گئی اب دوبارہ جب وہ عورت عہدیدار بنائی گئی تو دوبارہ اُس کی شکایت اس لئے کر دی گئی کہ وہ پرانی باتیں اکھیڑی جائیں۔ یہ جو ہے یہ غلط قسم کی بات ہے۔ یا کہہ دیا کہ میں نے تو صرف فلاں سے سنا تھا کہ اُس میں یہ برائی ہے۔ یہ سنی سنائی بات جو ہے یہ حدیث میں آیا ہے بالکل غلط چیز ہے، خود جو آنکھوں دیکھی بات ہو اُس کو بھی محتاط طریقے سے کرنا چاہئے کجا یہ کہ سنی سنائی باتیں پھیلا دیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ غیبت ایسی بیماری ہے، اُس کے بارے میں فرمایا کہ تم گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ کیا کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنی مردہ بہن کا گوشت کھائے۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں تو پھر غیبت بھی نہ کرو۔ کسی کی برائیاں اُس کی پیٹھ پیچھے نہ کرو۔ اگر برائیاں کر رہی ہو تو اسی طرح ہیں جس طرح مردہ کا گوشت کھا لیا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تم سمجھو کہ تم اپنے مردہ بھائی کے گوشت کے کباب بنا کر کھا رہے ہو۔ کیا کراہت نہیں آئے گی تمہیں۔ اس وقت شاید بعض حسّاس طبیعتیں ایسی ہوں جن کو اس بات کو سن کے متلی شروع ہو جائے۔ لیکن جب غیبت کر رہی ہوتی ہیں تو اُس وقت بڑے مزے لے لے کے، چسکے لے کے باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اور غیبت ہے یہی کہ اگر کسی میں کوئی برائی ہے تو اُس کا پیٹھ پیچھے اُس کا ذکر کرنا جس سے اُس کو تکلیف پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ برائی اُس میں ہے ہی نہیں اور تب بھی تم وہ بات کر رہے ہو تو یہ جھوٹ ہے کہ جھوٹی بات اُس کی طرف منسوب کر رہے ہو۔ پس غیبت جو ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

حضورانور نے فرمایا: جھوٹ ایک شرک ہے، جھوٹ بہت گندی عادت ہے۔ ہمیشہ ہماری بچیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ سے بڑی برائی اَور کوئی نہیں ہے۔ اور جھوٹ کا مطلب یہ نہیں ہے کسی بڑی بات میں جھوٹ بولنا۔ چھوٹی سی بات میں بھی آپ لوگ اگر غلط بیانی کرتے ہیں تو یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ جو ہے آہستہ آہستہ پھیلتا چلا جاتا ہے اور پھر یہ اتنا پھیل جاتا ہے کہ آپ کو ہر بات میں گول مول بات کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کبھی سیدھی اور قولِ سدید کی بات نہیں کرتیں اور یہی پھر بڑے ہو کر جب پکی عادتیں ہو جاتی ہیں تو معاشرے میں فساد کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا تھا کہ ساری برائیاں تم چھوڑ دو، نہیں چھوڑ سکتے تو ایک برائی جھوٹ کی چھوڑ دو۔ اور جب وہ جھوٹ کی برائی چھوڑی تو ساری برائیاں دور ہو گئیں۔ پس بچیاں بھی یاد رکھیں کہ ہلکا سا بھی جھوٹ جو ہے کبھی نہیں بولنا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر بعض دفعہ لوگ مایوسی میں آجاتے ہیں خاص طور پر جماعتی لحاظ سے جو مایوسی ہے وہ تو بالکل نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت وعدے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ وعدے پورے ہونے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ میں بعض واقعات بھی آپ کو سناؤں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو پھیلا رہا ہے۔ لیکن بعض لوگ، نوجوان لڑکیوں سے خاص طور پر میں کہتا ہوں کہ بعض انٹرنیٹ اور بعض لوگوں کی باتوں میں آکے یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت جو ہے وہ ترقی نہیں کر رہی، یا کسی بھی قسم کی مایوسی کی باتیں اُن سے شروع ہو جاتی ہیں اور دشمن ہمارے اندر مایوسی پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، مخالفین پھیلانے کی کوششیں کرتے ہیں اور یہ جو میڈیا ہے آجکل کا، خاص طور پر ویب سائٹس وغیرہ ان کے ذریعے بہت بیہودہ قسم کی باتیں ہوتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ذہنوں میں مایوسی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور مایوسی پیدا ہونے کے بعد دین سے دُور ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس معاملے میں بھی خیال رکھیں کہ کبھی کسی قسم کا مایوسی کا خیال نہیں آنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ چند باتیں مَیں نے کی ہیں ان کو اگر قائم رکھیں گی تو یہی نیکیاں ہیں جو آپ میں قائم رہ کر پھر آپ آگے ان نیکیوں کو پھیلانے کا ذریعہ بنیں گی۔ یہ برائیاں ہیں جن کو آپ اپنے اندر سے نکالیں گی تو ان برائیوں کو روکنے کا ذریعہ آپ بنیں گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ایک احمدی عورت، ایک احمدی بچی جب یہ باتیں اختیار کرے گی، پھر آگے بڑھے گی تو اُن لوگوں میں شامل ہو گی جو صالحات کہلاتی ہیں جن کا ابھی آپ نے تلاوت میں ذکر سنا۔ وہ صالحات بنیں گی جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ بندیاں ہیں۔ وہ عورتیں اور وہ بچیاں بنیں گی جن کو پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والی ہوتی ہیں۔ وہ ہر کام وہ کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ ہر اُس کام سے رکتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتوں کے لئے خاص طور پر، آپ نے ابھی تلاوت میں سنا بھی کہ اولاد کو قتل نہ کرو۔ اولاد کو کون قتل کرتا ہے۔ اولاد کے قتل کا مطلب ہی یہی ہے جو پہلے مَیں ذکر کر آیا ہوں، بچوں کی صحیح تربیت نہ کرنا، اُن کی غلط طور پر جانبداری سے اُن کی طرفداری کرنا، جانبداری سے اُن کی باتوں کو اہمیت دینا اور سچی بات کو چاہے وہ عہدیداروں کی طرف سے آرہی ہو یا کہیں سے آرہی ہو، باہر معاشرے سے آرہی ہو اُس کو ردّ کر دینا، اُن کی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہ دینا۔ بعض ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو بچوں کو سکول بھیجتی ہیں، خاوند کام پر چلا گیا، خود اگر تو پردے کا تھوڑا بہت لحاظ ہے تو شاید کوئی چادر اُٹھائی، سکارف اُٹھایا یا کوٹ پہنا تو چلی گئیں، نہیں تو ویسے ہی سر پر دوپٹہ رکھا اور ہمسایوں سے باتیں کرنے یا ادھر اُدھر نکلتی چلی گئیں۔ سارا دن گھر سے باہر گزار کے شام کو واپس آئیں تو بچے بیچارے بعض دفعہ دودھ پی کے یا جوس پی کے یا کوئی سیب پھل کھا کے سو جاتے ہیں۔ ایسی عورتیں بھی ہیں۔ پس اپنی ذمہ واریوں کا احساس کرنا چاہئے۔ نہیں تو یہ اولاد کا قتل ہے۔ اولاد پھر بگڑتی ہے اور پھر وہ نہ اُن کے اپنے کام کی رہتی ہے، نہ جماعت کے کام کی رہتی ہے۔ اولاد بھی آپ کے پاس جماعت کی امانت ہے اور اس کا حق ادا کرنا بھی ہر ماں کا فرض ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ رہنی چاہئے۔ ان کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہیں تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔ ماں باپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بچے نماز پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ دس سال کی عمر تک آہستہ آہستہ عادت ڈالنی چاہئے۔ دس سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرنی چاہئے اور اس عمر میں اگر عادت پڑ جائے بچوں کو اور بچوں کو خود بھی سوچنا چاہئے کہ ہم احمدی بچیاں ہیں، ہم نے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے نماز پڑھنے کا، اُس کو اپنانا ہے، اس طرف توجہ رکھنی ہے۔ ماں باپ اس کی نگرانی رکھیں کہ بچیاں نمازیں پڑھ رہی ہیں کہ نہیں۔ کیونکہ مائیں ہی ہیں جو ایک عمر کے بعد اُنہی کو پتہ ہوتا ہے کہ بچی نے نماز پڑھنی ہے کہ نہیں پڑھنی۔ اور ویسے بھی تو گھر میں رہنے والی ہیں وہ۔ اسی طرح اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ بچے نماز پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر قرآنِ کریم پڑھنے کی نگرانی کی ضرورت ہے کہ قرآنِ کریم پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ ایک دینی ماحول اپنے گھروں میں پیدا کریں گی تو تبھی خیرِ امّت میں شمار ہوں گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بچوں کے جو دوست ہیں اُن کی طرف بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے، چاہے وہ لڑکیوں کے دوست ہوں یا لڑکوں کے کہ کس قسم کے دوست ہیں؟ لڑکیوں کو لڑکوں سے دوستی نہیں کرنی چاہئے۔ لڑکیاں لڑکیوں کی دوست ہوں۔ لیکن لڑکیاں دوست بھی وہ ہوں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ تعلیمی لحاظ سے اگر دوست بنائی ہیں تو تعلیمی لحاظ سے اچھی ہوں۔ اخلاقی لحاظ سے اچھی ہوں۔ اسی طرح لڑکے ہیں اُن کی نگرانی کرنا ماؤں کا فرض ہے۔ پھر اگر یہ نہیں کر رہیں تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔ پھر بعض گھروں میں عادت ہے جماعتی نظام یا جماعتی عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنے کی، یا ویسے ہی تبصرے کرنے کی۔ اُس سے پھر بچوں کے ذہنوں میں غلط اثر پڑتا ہے۔ اور جب غلط اثر پڑتا ہے تو آہستہ آہستہ وہ جماعت سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ یہ بھی اولاد کا قتل ہے جو ایک عورت کر رہی ہوتی ہے۔ پس اس قسم کی باتیں کبھی کسی بھی قسم کا عیب یا اگر کسی کی غلطی ہے بھی آپ کی نظر میں تو اس کو اپنے تک محدود رکھیں یا چھپ کر بات کریں۔ کبھی بچوں کے سامنے باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ایک مومنہ پر ڈالی گئی ہے کیونکہ وہ گھر کی جو تربیت ہے اُس کی بھی ذمہ دار ہے اور ماحول کی بھی ذمہ دار ہے اور جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اپنے معاشرے کی تربیت کی بھی ذمہ دار ہے، تبھی وہ خیرِ امت میں شمار ہو گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں کہا کہ مرد کی ذمہ داری ہے مرد ادا کریں گے تو ثواب میں حصہ لیں گے بلکہ عورت بھی جب یہ ذمہ داری ادا کرے گی تو خیرِ امّت بن کے اپنے ان عملوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ثواب کی حقدار ٹھہرے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ


## THOMPSON & CO SOLICITORS
### New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

**Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

*Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921*

فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ نَقِیۡرًا (النساء:125) اور جو لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں، مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کریں گے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو نیکیاں بجا لانے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور برائیوں سے روکنے کے لئے ایک سطح پر کھڑا کر دیا ہے، ایک لیول پر کھڑا کر دیا ہے۔ جو جو یہ کام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے گا اور جنت کا وارث بنے گا۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کی چکا چوند جو ہے کسی عورت کو کبھی ایمان سے نہ پھیرے۔ ایمان مضبوط ہوگا تو نیکیوں کی طرف توجہ بھی ہوگی۔ پس ہمیشہ اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے بھی دعائیں مانگتی رہیں۔ برائیوں سے بچنے کی کوشش بھی ہوگی پھر جب ایمان سلامت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی ایک شرط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان جب کامل ہوتا جائے گا، جس طرح بڑھتا جائے گا اُسی طرح برائیوں سے نفرت ہوتی جائے گی اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہوتی جائے گی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی ادا ہوں گے۔ کل مَیں نے خطبہ میں کہا تھا کہ آجکل تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کے ہمیں یہی بتایا ہے کہ تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ یہ جہاد جو ہم نے کرنا ہے اپنے اعلیٰ اخلاق سے کرنا ہے، نیکیوں کو پھیلا کے کرنا ہے، برائیوں کو روک کر کے کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کر کے کرنا ہے۔ اور یہ ساری چیزیں جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے یہ باتیں میں نے قرآنِ کریم سے لی ہیں۔ کیا نیکیاں کرنی ہیں اور کیا اور برائیاں نہیں کرنی۔ قرآن، سنت اور حدیث کی روشنی میں ہم نے ان نیکیوں کو پھیلاتے چلے جانا ہے اور برائیوں سے خود بھی رُکنا ہے اور دنیا کو بھی روکتے چلے جانا ہے اور یہی جہاد ہے جو آجکل اس زمانے میں ضروری ہے۔ یہی جہاد ہے جس سے ہم اسلام کی تبلیغ کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ بہت ساری باتیں، بہت سارے دلائل آپ دنیا کو دیتے ہیں لیکن دنیا یہ دیکھتی ہے کہ آپ میں خود اُن پر عمل کرنے کی کس حد تک صلاحیت ہے اور کس حد تک کر رہی ہیں۔ اگر خود اپنے عمل ایسے نہیں تو کبھی کوئی دنیا پہ اس بات کا کا اثر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کہہ کر ایک بہت بڑی ذمہ داری ایک احمدی پر ڈالی ہے کہ اپنے عملوں سے تبلیغی میدان میں کود جاؤ۔ تمہارے عمل جو ہیں وہی ہیں جو بہت بڑا کردار تبلیغ میں ادا کرنے والے ہیں۔ اور اپنے معاشرے میں، اپنے ماحول میں اور جس قوم میں تم رہ رہے ہو، اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا یہاں آ کے، بہت ساروں کو مالی لحاظ سے بھی بہت مضبوط کر دیا ہے۔ اس قوم نے احسان کیا ہے کہ آپ کو یہاں رہنے کی جگہ دی ہے۔ اس قوم کے اپنے اوپر احسان کا بدلہ آپ اُسی صورت میں اتار سکتی ہیں جب اِن کو تبلیغ بھی کریں اور اسلام کا حقیقی پیغام جو ہے وہ پہنچائیں۔ قرونِ اولیٰ کی خواتین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات نے جہاں اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے میں ترقی کی ہے وہاں اپنے اخلاق میں بھی اعلیٰ ترقی کی ہے۔ اپنے اعمال میں بھی اعلیٰ ترقی کی اور بہت سارے اعلیٰ نمونے قائم کئے جن کو دیکھ کر دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اپنی روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کئے بلکہ اپنی اولاد کی بھی تربیت اس طرح کی کہ وہ اُمت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اُن کی ایسی تربیت کی کہ اُن کو اسلام کے ساتھ جوڑ دیا اور وہ قربانیاں دیتے چلے گئے۔ یہی آج احمدی ماؤں کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو عہدِ بیعت آپ نے باندھا ہے وہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ اپنے بچوں کو، اپنی نسلوں کو جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑ دیں کہ وہ جماعت کی خاطر ہمیشہ قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ صرف عہد دہرانے والے نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تعلیمی میدان میں بھی ترقی کرنی ہے۔ یہ بھی ایک احمدی کا کام ہے کہ دنیاوی تعلیم میں، تعلیمی میدان میں بھی ترقی کرے۔ پھر یہی کام جو پہلی مسلمان عورتیں تھیں انہوں نے کیا۔ انہوں نے اُن کی دینی تعلیم و تربیت کی۔ اُن کو دنیاوی طور پر بھی مضبوط کیا لیکن یہ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ عملی طور پر اُن کو اس قابل بنایا کہ وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے جیسا کہ میں نے کہا۔ اور یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ وہ مائیں، وہ عورتیں خود عملی جہاد میں حصہ لے رہی تھیں۔ اُس زمانے میں جب مسلمانوں پر حملے ہوتے تھے تو مسلمانوں کو بھی تلوار اُٹھانے کا حکم ملا۔ کبھی کسی حملے میں کسی جنگ میں مسلمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں پہل نہیں کی۔ ہمیشہ حملے ہوئے تو پھر دفاع کرنا پڑا اور اُس میں عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ اُس جہاد میں انہوں نے تلواریں بھی چلائیں۔ تو دیکھیں وہ عورت ہی تھی جس نے جنگِ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنا خون بہایا۔ اپنے خاوند اور بیٹوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا حق ادا کر دیا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اپنے بیٹے کو دشمن کے ہاتھوں زخمی دیکھا تو کہا کہ میرے بیٹے گھبراؤ نہیں، اُٹھو اور آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حفاظت کا حق ادا کر دو۔ اور پھر یہ خوشنودی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاصل کی، یہ سند بھی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملی کہ اے اُمّ عمّارہ! آپ جیسی جرأت بھلا کوئی دکھا سکتا ہے؟ آپ نے اور آپ کے خاندان نے آج حق ادا کر دیا ہے۔ پس ایسی عورتیں بھی تھیں جو مردوں کے مقابلے میں تلوار چلاتی رہیں اور خود اور اپنے بچوں کو بھی اس راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور کسی قسم کی پرواہ نہیں کی۔ یہ جرأت اُن عورتوں میں ایمان کی حرارت سے ہی پیدا ہوئی تھی۔ اور یہ ایمان کی حرارت ہی ہے جو آج بھی یہ جرأت پیدا کر سکتی ہے۔ آج تلوار کا جہاد نہیں لیکن اپنے اخلاق کو اعلیٰ ترین معیار تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ نیکیوں کو رائج کرنے کا جہاد ہے۔ برائیوں سے رُکنے کا جہاد ہے اور روکنے کا جہاد ہے۔ اسلام کی تبلیغ کرنے کا جہاد ہے جو ہم نے کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس میں عورت کا بڑا اہم کردار ہے جو اُس نے ادا کرنا ہے چاہے وہ نوجوان ہے یا بچی ہے یا بڑی عمر کی عورت۔ اور یہ جرأت آج بھی آپ میں پیدا ہو سکتی ہے اگر ایک تڑپ اور لگن ہو جو اُن پہلی عورتوں میں پیدا ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی ایسی ہیں جو اس تڑپ کا اظہار کرتی ہیں لیکن جو نہیں کرتیں اُن کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جو ہیں اُن کو اپنے معیار اور بلند کرنے چاہئیں تا کہ اس قوم تک ہم احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام جلد سے جلد پہنچا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں کہ آج تم سے کوئی تلوار کا جہاد کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا کہ جس سے تم خوفزدہ ہو جاؤ۔ اپنا خون بہانے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ تمہیں تو صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ اسلام کے دفاع کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ۔ پس یہ کرو گے تو اُن حقیقی مومنات میں سے شمار ہو گے جو خیرِ امت میں شامل ہونے والی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کل بھی بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے کام بہت آسان کر دیئے ہیں۔ ہم ایک کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس کے مقابلے میں سو دروازے خود بخود کھول دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام نے جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے اس نے تو دنیا میں پھیلنا ہی ہے اور پہنچنا ہے، اور جو لوگ سعید فطرت ہیں جماعت میں شامل ہونے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے سینے کھول رہا ہے لیکن ہم سے صرف یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ خیرِ اُمت بننے کا حق ادا کرو اور نیکیوں کو پھیلاؤ اور برائیوں سے دور رہو اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے عورت مرد، لڑکیاں اور لڑکے اور بچے اپنی حالت بدلنے کی طرف توجہ دیں گے اور اس طرف اُن کی توجہ ہوگی۔ دنیاداری کی طرف توجہ نہیں ہوگی بلکہ دین کی طرف توجہ ہوگی، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کام آسان کرنے کی بات کی ہے تو آج بھی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے سینے کھول رہا ہے جن میں عورتیں شامل ہیں۔ میں نے صرف چند عورتوں کی مثالیں لی ہیں۔ اُن لوگوں میں شامل فرما رہا ہے جو خیرِ امت بننے کا حق ادا کرنے والی، حق ادا کرنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شام سے ایک ہماری طلوانی صاحبہ ہیں وہ اپنی خوابیں بیان کرتی ہیں کہتی ہیں کہ پہلی خواب میں نے دیکھی کہ علماء کا ایک مجموعہ دیکھا اور یوں لگتا ہے کہ وہ الحوار المباشر میں بیٹھے ہوئے ہیں جو ہمارا ایم۔ٹی۔اے کا عربی کا پروگرام ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ بیدار ہونے کے بعد میرے ذہن میں صرف پنجاب کا لفظ محفوظ رہا جو میں نے اس سے قبل کبھی نہیں سُنا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی ایک احمدی سہیلی کو خواب سنانے کے بعد اِس لفظ کا مطلب پوچھا تو وہ بہت حیران ہوئیں۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد مَیں نے ایک اور خواب میں ایک نور دیکھا جو ایک ایسے شخص کے حلیے میں تھا جو پگڑی پہنے ہوئے ہے اور دوزانو ہو کر بیٹھا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ جب میں بیدار ہوئی تو بہت خوش تھی اور میں نے بیعت کا اظہار کیا لیکن کسی وجہ سے میری بیعت لیٹ ہوگئی۔ کہتی ہیں تیسری خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں دن کے وقت آرام کی غرض سے لیٹی ہوئی ہوں اور ایک آواز مجھے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ مَیں تیسری دفعہ تمہیں کہہ رہا ہوں کہ میں مہدی ہوں تمہیں کس کا انتظار ہے۔ اس کے بعد میری بیٹی نے مجھے جگایا اور میں حیران و پریشان تھی۔ چنانچہ مَیں نے جلد بیعت کر لی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا مطالعہ بھی کر رہی ہیں۔ کہتی ہیں التبلیغ کتاب پڑھ رہی ہوں۔ اس کو پڑھ کے بہت خوشی اور سعادت کا احساس ہوا ہے۔ اس کتاب میں مجھے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد خدا تعالیٰ کی قدرتیں نئے انداز سے جلوہ گر ہوئیں ہیں۔ اور جب بھی کوئی بات علم میں آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قدرت کو سجدے کرنے کو دل چاہتا ہے اور دل اُس کے شکر اور حمد کے گیت گانے لگتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شام سے ہی ایک صاحبہ کہتی ہیں کہ میں نے جب جماعت کے بارے میں خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہی تو میں نے خواب میں آپ کو (یہ مجھے لکھ رہی ہیں وہ خط کہ آپ کو) اپنی طرف آتے دیکھا۔ میں نے آپ سے کہا کہ میں بہت تھک گئی ہوں اس لئے مجھے آپ اپنے پاس لے جائیں تو آپ نے فرمایا کہ قرآن ختم کر لو تو میں تمہارے پاس آ جاؤں گا یا کسی کو تمہارے لینے کے لئے بھیج دوں گا۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر میں آپ کے پاس چلی گئی تو واپس سیریا نہیں آؤں گی۔ اس پر آپ نے بڑی شفقت سے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور مسکرائے۔ اُس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے احمدی خاوند محترم کو کہا کہ بیعت کا خط ارسال کر دیں۔ مطلب یہ تھا کہ جب جماعت میں شامل ہو جاؤں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط رہوں گی اور اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کروں گی جو پھر واپس مڑ کے برائیوں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ نیکیوں کو پھیلانے والے ہیں اور خیرِ امّت میں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تیونس کی ایک احمدی خاتون نے اپنا خواب بیان کیا کہ جو اُنہوں نے دس سال پہلے دیکھا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑی جگہ پر ہیں۔ وہاں ایک reception پر شریف عودہ صاحب کو دیکھا۔ وہ بھی اس reception میں داخل ہوگئیں۔ وہاں انہوں نے مہا دبوس صاحبہ ہماری ایک عرب خاتون ہیں بڑا اخلاص سے کام کر رہی ہیں، تبلیغ کے کام میں بھی بہت آگے ہیں۔ جماعت کے لئے وقف ہی ہیں اور بہت سی پاکستانی لجنہ کو دیکھا اور اُن سے پردے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ تمہارا پردہ ٹھیک ہے۔ اب یہ بھی یہاں پر ضمناً میں ذکر کر دوں کہ بعض عرب عورتیں مجھے یہ کہتی ہیں کہ ہم مسجد میں گئے یو۔کے میں بھی، اور جگہوں میں بھی، وہاں احمدی عورتوں کے پردے ٹھیک نہیں تھے۔ عرب جو ہیں وہ خاص طور پر اپنے بالوں کے پردے کی طرف بہت توجہ دیتی ہیں، سر ڈھانکا ہوتا ہے انہوں نے، تو اس لئے اُن کو بڑا عجیب لگتا ہے کہ احمدی عورتیں پردہ نہیں کر رہی ہوتیں، ہلکا سا ایک دوپٹہ، چُنّی سر پر ڈالی ہوتی ہے۔ اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ آپ کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگ جائے۔ بہرحال یہ تو اچھا ہوا ان کو پاکستانی احمدی عورتوں کا خواب میں کم از کم پردہ اچھا نظر آیا۔ کہتی ہیں کہ کچھ عرصے کے بعد میں نے جب بیعت کر لی تو ایک دن اپنی بہن سمیرہ کے ساتھ بیٹھی ایم ٹی اے دیکھ رہی تھی۔ ایم ٹی اے پر الحوار المباشر لگا تھا۔ میری بہن نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے اپنی بہن کو بتایا کہ یہ مسیح کے ساتھی ہیں۔ پھر ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر میں نے دیکھی۔ یہ دیکھ کر میری بہن نے بڑے تعجب کے انداز میں کہا کہ اُس نے دس سال قبل ایک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی ہی تصویر، یہی افراد اور یہی نظارہ دیکھا تھا جو وہ ایم ٹی اے پر دیکھ رہی تھی۔ تو یہ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ خود گھیر گھیر کے لوگوں کو اس طرف خیرِ اُمت میں شامل کرنے کے لئے لا رہا ہے۔ اور ہم جو اکثریت جن میں میرے سامنے یہاں بیٹھی ہے پیدائشی احمدی ہیں ان کو کس فکر کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہماری کیا ذمہ واریاں ہیں۔ کس طرح ہم نے اپنے آپ کو بہترین مومنات میں شامل کرنا ہے جو خیرِ اُمت کہلانے کی حقدار ٹھہریں؟ اور یہ خواب اُس وقت کا ہے جب ایم ٹی اے العربیہ ابھی وجود میں بھی نہیں آیا تھا۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ہمارے ایک مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ اپریل اور مئی 2011ء میں بیس مقامات کا دورہ کیا۔ ایک گاؤں نیا کارہ میں ایک خاتون مانوفو تو کسی بیماری میں مبتلا تھیں اور حاملہ بھی تھیں۔ وہ اپنی بیماری سے عاجز آ چکی تھیں مگر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور اپنے ہونے والے بچے کے لئے ہر وقت دعا گو رہتیں۔ ایک رات وہ خواب میں ایک پگڑی والے شخص کو دیکھ کر ڈر گئی اور ادھر اُدھر بھاگنے لگی۔ لیکن جس طرف بھاگتی ادھر ہی وہ اُنہیں دیکھتی۔ آخر اُس پگڑی والے شخص

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

**AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.**

## حضرت ملک نورالدین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7رمئی 2009ء میں حضرت ملک نورالدین صاحبؓ آف پنڈ دادنخان ضلع چکوال کے بارہ میں مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت ملک نورالدین صاحبؓ 1873ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے دَور سے ہی آپ کو حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کی پاک صحبت ملی۔ آپ کا خاندان ایک معروف موحّد خاندان تھا۔ آپ نے اس دور کے معروف طریق کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم سے آغاز کیا۔ پھر مڈل پاس کیا اور نقشہ نویسی کے کام کا آغاز کیا۔

حضرت ملک نورالدین صاحب کی شادی حضرت حافظ غلام محی الدین صاحبؓ بھیروی کی بیٹی حضرت زینب بیگم صاحبہؓ سے 1889ء میں ہوئی۔ بارات پنڈ دادنخان سے بھیرہ گئی جہاں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفۃ المسیح الاوّل) نے اپنے ہاں بارات کو اتارا، خاطر تواضع کی اور نکاح بھی پڑھا۔ دراصل حضرت حافظ صاحبؓ کا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ساتھ سلسلہ رضاعت کا تعلق بھی تھا۔ حضرت ملک نورالدین صاحبؓ کے ہاں ایک بیٹا ملک عزیز احمد پیدا ہوا۔ 1896ء میں حضرت ملک نورالدین صاحبؓ کو قبول احمدیت کی سعادت عطا ہوئی۔

حضرت شیخ اصغر علی صاحبؓ (قریباً دو ماہ جہلم میں حضرت ملک نورالدین صاحبؓ کے ہاں مقیم رہ کر نقشہ نویسی کا کام سیکھتے رہے وہ) بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی زندگی قابل رشک دیکھی۔ آپ ایک پاکباز انسان تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پورے پابند تھے۔ لغویات سے پرہیز تھی۔ حقہ تک آپ نے کبھی نہیں چھوا۔ اپنے اور بیگانے کی خدمت کر کے آپ خوش ہوا کرتے تھے۔ ...... جہلم میں آپ محکمہ بارک ماسٹری میں ملازم ہوئے اور اپنی ذاتی خوبیوں اور ادائیگی فرض میں مستعد اور قابل ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے عارضی طور پر اوورسیر بھی رہے اور بہت جلد مستقل طور پر نقشہ نویس مقرر ہوگئے۔

1900ء میں حضرت ملک نورالدین صاحبؓ کا تبادلہ لائل پور (حال فیصل آباد) میں ہوگیا اور 1915ء تک آپ یہیں مقیم رہے۔ باجماعت نماز آپؓ کے مکان پر ادا ہوا کرتی تھی اور جب 1905ء میں انجمنوں کا سلسلہ قائم ہوا تو آپؓ ہی سالار کارواں تھے۔ آپؓ نے منشی محلّہ میں اپنا ذاتی مکان بھی تعمیر کیا جس کا نام ''بیت النور'' رکھا۔

............

## کیپٹن ڈگلس کا انصاف

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18رمئی 2009ء میں کیپٹن ولیم مانٹیگو ڈگلس کے عدل و انصاف پر مبنی شاندار کارنامہ کو مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے اپنے ذاتی مشاہدات کے تناظر میں بیان کیا ہے۔

اگست 1897ء میں پادری ہنری مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کیا اور اپنے ساتھ آریوں اور محمد حسین بٹالوی جیسے علماء کو بھی ملا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت حضرت اقدسؑ کو اس مقدمہ میں باعزت بری ہونے کی اطلاع دی۔ چنانچہ بٹالہ کی عدالت میں اُس وقت کے ڈپٹی کمشنر ولیم مانٹیگو ڈگلس کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے حضورؑ کی عزت افزائی کرتے ہوئے عدالت میں کرسی دی اور تحقیق کے بعد آپؑ کو اس جھوٹے مقدمہ سے بری کیا۔ پیلاطوس ثانی مسٹر ولیم ڈگلس نے چونکہ پیلاطوس اوّل کے برعکس فیصلہ دے کر عدل کا شاندار کارنامہ دکھایا تھا اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے ''کتاب البریہ'' اور دیگر متعدد تصانیف میں اُن کی بیدار مغزی، منصف مزاجی، مردانگی اور خداترسی کی بڑی تعریف فرمائی۔ ایک جگہ لکھا: ''جب تک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی، ویسے ویسے تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا اور اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اس کو چنا۔''

مسٹر ڈبلیو ایم ڈگلس نے 25فروری 1957ء کو لندن میں 93 سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اُن کے ذہن میں آخر تک اس مقدمہ کے واقعات پوری طرح محفوظ تھے اور وہ ساری زندگی اپنی زندگی کے اس اہم ترین واقعہ کا تذکرہ کرتے رہے اور عقیدت آمیز لب ولہجہ میں کہتے کہ میں نے مرزا صاحب کو دیکھتے ہی یقین کرلیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔

خاکسار 1953ء میں پاکستان فضائیہ کی طرف سے ایک ٹریننگ کورس کرنے کے لئے انگلستان گیا اور اِس دوران کرنل ڈگلس سے بھی ملاقات کی۔ وہ اگرچہ انفلوئنزا کی وجہ سے بیمار تھے اور ڈاکٹر نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہوا تھا لیکن میرے لمبے سفر کا خیال کرتے ہوئے انہوں نے مجھے تفصیل سے حالات بیان کئے۔

انہوں نے بتایا کہ تمام محکوم ممالک کی طرح انڈیا میں بھی انگریزوں کا اتنا رعب تھا کہ کوئی کام ہماری مرضی کے خلاف نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہمیں اپنی انتظامی قوت پر بے حد فخر تھا۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اُس وقت مَیں ضلع گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر تھا مگر اِس واقعہ کا گہرا تعلق چند سال قبل کے ایک ایسے واقعہ سے بھی ہے جو بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر میرے ساتھ پیش آیا تھا جب مَیں بٹالہ میں اسسٹنٹ کمشنر تعینات تھا۔ ایک روز بٹالہ ریلوے پلیٹ فارم پر چلتے ہوئے مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے ایک شخص چلا آ رہا ہے۔ نگاہیں نیچی، بے حد نورانی چہرہ۔ اُس کے چہرہ میں ایک ایسی کشش تھی کہ میرا دل اور دماغ ہل کر رہ گئے۔ لگتا تھا کہ اُسے دنیا سے کوئی رغبت ہی نہیں اور وہ آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ میرے لئے ممکن ہی نہ رہا کہ اس کے اتنے نورانی چہرہ سے اپنی نگاہیں اٹھا سکوں چنانچہ میں ٹکٹکی باندھے اس کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔ وہ شخص میرے پاس سے گزر گیا تو پھر بھی مَیں اسے دیکھتا رہا اور آہستہ آہستہ گھومتا گیا اور آخرکار میں الٹے پاؤں چلنے لگ گیا۔ اس طرح چلنے کی وجہ سے مَیں پلیٹ فارم پر کھڑے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بٹالہ سے ٹکرا گیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا۔ مَیں نے اُس کو Sorry کہا، اُسے زمین سے اٹھایا اور جلدی سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے؟ اُس نے جواب دیا: سر آپ کو علم نہیں؟ یہ قادیان کے مرزا صاحب ہیں۔ جذباتی طور پر مَیں اُس وقت شدید مغلوب تھا کیونکہ میں نے ایسا نورانی چہرہ ساری عمر نہیں دیکھا تھا اور یہ اثر مجھ پر کافی عرصہ قائم رہا۔ پھر آہستہ آہستہ فراموش ہوگیا۔

کچھ عرصہ بعد مَیں گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر بنا تو یہ مقدمہ میرے پاس آیا جس میں بطور ڈسٹرکٹ جج مَیں نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کیا یہ کیس سیشن کورٹ میں جائے یا نہ جائے۔ فائل کے ریکارڈ اور گواہوں کے بیانات اتنے مکمل تھے کہ مجھے ان میں کوئی جھول نظر نہیں آیا۔ مگر جب میں نے یہ پڑھا کہ ملزم مرزا غلام احمد آف قادیان ہے تو مجھے سخت دھچکہ لگا۔ میرا دل ہرگز ہرگز یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ جو چہرہ میں نے بٹالہ کے سٹیشن پر چند سال پہلے دیکھا تھا وہ ایسا کام کرے بلکہ ایسا سوچ بھی سکے۔ میں بہت پریشان ہوا اور متواتر پریشان رہا۔ کئی بار فائل میں سے کوئی غلطی نکالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ اسی پریشانی میں مَیں نے انگریز DSP کو مشورہ کے لئے بلوایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا عبدالحمید پولیس کے قبضہ میں ہے یا ابھی بھی چرچ کے پاس ہے؟ اس سوال پر DSP چونکا کیونکہ اسے احساس ہوا کہ پولیس سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے۔ وہ مجھ سے اجازت لے کر بھاگا اور کچھ دیر کے بعد واپس آیا تو کہا کہ ہم سے بڑی غلطی ہو گئی تھی ہم نے عبدالحمید کو چرچ کے پاس ہی رہنے دیا اب ہم نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اور وہ مان گیا ہے کہ یہ کیس بالکل جھوٹا ہے اور میں نے چرچ سے رقم لینے کے لالچ میں یہ کہانی گھڑی تھی۔

چنانچہ کیس چلا اور سب گواہیاں سننے کے بعد مَیں نے مرزا صاحب کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ فیصلہ سنانے کے بعد مَیں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو استغاثہ کرنے والوں پر ہرجانہ کا کیس کر سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے فرمایا: ''نہیں۔ ہمارا مقدمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مجھے کوئی ہرجانہ نہیں چاہئے۔''

خاکسار کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ چرچ کا برٹش گورنمنٹ پر بالکل کنٹرول نہیں تھا اور اگرچہ ہم پادریوں کی عزت کرتے تھے مگر عدل کے معاملہ میں وہ اثرانداز نہیں ہوسکتے تھے۔

اُن کا کہنا تھا کہ مجھے اُس وقت بھی یقین تھا کہ یہ جماعت دنیا میں بہت ترقی کرے گی لیکن آپ کی ترقی کی رفتار میرے اندازہ سے زیادہ تیز ہے۔ جب میں نے اُنہیں بتایا کہ ہم قادیان سے ہجرت کرکے ربوہ میں آباد ہوگئے ہیں تو کہنے لگے کہ مجھے علم ہے کہ ربوہ کہاں ہے کیونکہ مَیں کچھ عرصہ ڈپٹی کمشنر شاہ پور ایٹ سرگودھا رہا ہوں۔

پھر انہوں نے اپنی بنائی ہوئی تصویریں اور پینٹنگز دکھائیں جن میں سے ایک پینٹنگ کے بارہ میں بتایا کہ یہ کپاس کے پھول کی ہے جو مَیں نے قادیان کے قریب ایک کھیت میں بیٹھ کر بنائی تھی۔ مَیں نے کہا کہ قادیان کے قریب تو اب کپاس نہیں ہوتی تو کہنے لگے کہ اُس زمانہ میں ہوتی تھی۔

اُنہوں نے اپنی فیملی کے بارہ میں بتایا کہ اُن کا بڑا بیٹا آسام (انڈیا) میں انگریزوں کی ملکیت ایک Tea Estate کا جنرل مینجر ہے۔ دوسرا بیٹا آسٹریلیا میں ہے اور بیٹی امریکہ میں ہے۔

.....................................

مذکورہ واقعہ کے 26سال بعد 1979ء میں خاکسار سیاحت کرتے ہوئے زیورخ (سوئٹزرلینڈ) پہنچا تو ایک سیرگاہ بنام پیلاطوس (Pelatus) دیکھنے بھی گیا۔ چونکہ یہ سرد جنگ کا زمانہ تھا اس لئے امریکی فوجی یہاں بھی سیر کرنے آئے ہوئے تھے۔ دوپہر کو ریسٹورنٹ میں ایک بڑی سی میز پر امریکنوں کا ایک گروپ بیٹھا ہوا تھا۔ اُن میں سے میرے سامنے بیٹھا ہوا امریکی غصہ میں مجھے کہنے لگا کہ یہ جگہ کتنی منحوس ہے، تمہیں یہاں نحوست نظر نہیں آتی؟ مَیں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگا یہ پیلاطوس کتنا بُرا انسان تھا اِس نے ہمارے خداوند کو صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے کیسی سزا دی کہ جب وہ مرا تو لوگوں نے اسے یہاں دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا اور اسے اُگل دیا۔ بار بار ایسا ہوا۔ آخر اُسے جلا دیا اور اس کی راکھ یہاں بکھیر دی گئی۔

مَیں نے کہا کہ جس پیلاطوس نے حضرت عیسیٰؑ کے مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا، وہ تو رومن تھا اور رومی حکومت کی طرف سے فلسطین میں Posted تھا۔ اُس نے کہا کہ نہیں وہ اِسی جگہ پیدا ہوا تھا جہاں ہم بیٹھے ہیں اور کچھ پڑھ لکھ کر روم گیا اور رومی حکومت کے نظام عدل میں ملازم ہوگیا۔ وہ Swiss تھا اور اُس زمانہ میں یہ علاقہ رومی حکومت کے قبضہ میں تھا۔

چنانچہ آج دو ہزار سال بعد بھی اُس امریکی کو پیلاطوس اوّل پر اتنا غصہ تھا کہ اُسے یہ سیرگاہ منحوس لگ رہی تھی۔ لیکن پیلاطوس ثانی ہر احمدی کے دل میں ہمیشہ محبت سے یاد کیا جاتا رہے گا۔

............

پندرہ روزہ ''المصلح'' کراچی یکم مئی 2009ء میں مکرم شاہد منصور صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

تسلیوں سے زندگی نبات ہوگئی تو کیا
نگاہ ناز وجۂ التفات ہوگئی تو کیا
نہ فاصلے ہی کم ہوئے نہ اذنِ بندگی ملا
ادا متاعِ عشق کی زکوٰت ہوگئی تو کیا
نصیب میں تھی تشنگی نہ پیاس بجھ سکی کبھی
ہماری جوئے چشم اگر فُرات ہوگئی تو کیا
ہو دل گرفتہ کس لئے تغیّرِ جہان پر
کہ روشنی تو آئے گی جو رات ہوگئی تو کیا
وہی اگر نہیں ملا تو یارو ہم کو کیا ملا
ہمارے نام ساری کائنات ہوگئی تو کیا

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide

28th October 2011 – 3rd November 2011

*Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday 28th October 2011

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat |
| 00:30 | Insight: recent news in the field of science. |
| 00:45 | Historic Facts |
| 01:30 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th August 1994. |
| 02:25 | Tarjamatul Qur'an class: rec. 9th August 1995. |
| 03:40 | Journey of Khilafat |
| 04:00 | Seerat Sahaba Rasool (saw) |
| 05:05 | Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009. |
| 06:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Historic Facts |
| 07:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. |
| 08:00 | Siraiki Service |
| 08:50 | Rah-e-Huda |
| 10:25 | Indonesian Service |
| 12:00 | Live Friday Sermon: delivered by Huzoor. |
| 13:35 | Zinda Log |
| 14:00 | Bengali Service |
| 15:25 | Real Talk |
| 16:30 | Friday Sermon [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Jalsa Salana Spain: concluding address delivered by Huzoor on 3rd April 2010. |
| 19:30 | Yassarnal Qur'an |
| 20:00 | Fiq'ahi Masa'il |
| 20:45 | Friday Sermon [R] |
| 22:00 | Insight: recent news in the field of science. |
| 22:20 | Rah-e-Huda |

## Saturday 29th October 2011

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:10 | Tilawat |
| 00:25 | International Jama'at News |
| 00:55 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th August 1994. |
| 02:00 | Fiq'ahi Masa'il |
| 02:35 | Friday Sermon: rec. on 28th October 2011. |
| 03:45 | Seerat Sahaba Rasool (saw) |
| 04:25 | Rah-e-Huda |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:15 | Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | International Jama'at News |
| 07:00 | Al-Tarteel |
| 07:30 | Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor on 26th June 2010. |
| 08:35 | Question and Answer Session: recorded on 15th August 1999. Part 2. |
| 09:35 | Friday Sermon [R] |
| 10:50 | Indonesian Service |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:05 | Story Time: Islamic stories for children. |
| 12:20 | Al-Tarteel [R] |
| 12:55 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 13:55 | Bengali Service |
| 15:00 | Children's class with Huzoor. |
| 16:20 | Rah-e-Huda |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:15 | Children's class [R] |
| 19:30 | Faith Matters |
| 20:30 | International Jama'at News |
| 21:15 | Intikhab-e-Sukhan [R] |
| 22:20 | Rah-e-Huda [R] |

## Sunday 30th October 2011

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:15 | Friday Sermon: rec. on 28th October 2011. |
| 01:30 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 02:00 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th September 199. |
| 03:20 | Friday Sermon [R] |
| 04:35 | Yassarnal Qur'an |
| 05:00 | Faith Matters |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Qur'an |
| 06:50 | Beacon of Truth |
| 08:00 | Faith Matters |
| 09:00 | Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor on 26th June 2010. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 22nd May 2009. |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:25 | Zinda Log |
| 13:00 | Bengali Service |
| 14:00 | Friday Sermon [R] |
| 15:15 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. |
| 16:25 | Faith Matters [R] |
| 17:30 | Al-Tarteel |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Beacon of Truth [R] |
| 19:35 | Real Talk |
| 20:40 | Attractions of Canada |
| 21:10 | Jalsa Salana Germany [R] |
| 22:15 | Friday Sermon [R] |
| 23:30 | Ashab-e-Ahmad |

## Monday 31st October 2011

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:45 | Yassarnal Qur'an |
| 01:10 | International Jama'at News |
| 01:45 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th October 1994. |
| 02:55 | Attractions of Canada |
| 03:25 | Friday Sermon: rec. on 28th October 2011. |
| 04:35 | Ashab-e-Ahmad |
| 04:55 | Faith Matters |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | International Jama'at News |
| 07:00 | MTA Variety |
| 08:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. |
| 09:05 | Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th February 1999. |
| 10:10 | Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 12th August 2011. |
| 11:05 | Mosha'irah |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:10 | International Jama'at News |
| 12:40 | Zinda Log |
| 13:15 | Bengali Service |
| 14:15 | Friday Sermon: rec. on 13th January 2006. |
| 15:10 | Mosha'irah [R] |
| 16:10 | Dars-e-Hadith [R] |
| 16:20 | Rah-e-Huda |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:35 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th November 1994. |
| 20:35 | International Jama'at News |
| 21:10 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R] |
| 22:15 | Mosha'irah [R] |
| 23:05 | Friday Sermon [R] |

## Tuesday 1st November 2011

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:15 | MTA Variety |
| 01:15 | Tilawat |
| 01:30 | Insight: recent news in the field of science. |
| 01:40 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th November 1994. |
| 02:40 | MTA Variety [R] |
| 03:35 | Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th February 1999. |
| 04:35 | Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor on 27th June 2010. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | Insight: recent news in the field of science. |
| 06:40 | MTA Variety |
| 07:05 | Yassarnal Qur'an |
| 07:35 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. |
| 08:40 | Question and Answer Session: recorded on 27th November 1999. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 5th November 2010. |
| 12:20 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 12:45 | Zinda Log |
| 13:20 | Insight: recent news in the field of science. |
| 13:30 | Bengali Service |
| 14:35 | Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010. |
| 15:05 | Yassarnal Qur'an |
| 15:35 | Historic Facts |
| 16:25 | Rah-e-Huda |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Beacon of Truth |
| 19:30 | Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 28th October 2011. |
| 20:35 | Insight: recent news in the field of science. |
| 21:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R] |
| 22:15 | Jalsa Salana UK [R] |
| 23:05 | Real Talk |

## Wednesday 2nd November 2011

| | |
|---|---|
| 00:10 | MTA World News |
| 00:25 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 01:00 | Yassarnal Qur'an |
| 01:30 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 19th November 1994. |
| 02:30 | Learning Arabic |
| 03:30 | MTA Variety |
| 03:55 | Question and Answer Session: recorded on 27th November 1999. |
| 04:55 | Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010. |
| 06:00 | Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab |
| 06:45 | Yassarnal Qur'an |
| 07:10 | Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham |
| 07:45 | Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. |
| 09:00 | Question and Answer Session: recorded on 4th September 1996. |
| 09:45 | Indonesian Service |
| 11:05 | Swahili Service |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:55 | Zinda Log |
| 13:30 | Friday Sermon: rec. on 27th January 2006. |
| 14:50 | Bengali Service |
| 16:00 | Dua-e-Mustaja'ab [R] |
| 16:30 | MTA Sports |
| 16:55 | Fiq'ahi Masa'il |
| 17:30 | Dua-e-Mustaja'ab [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:20 | Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor in 2009. |
| 19:25 | MTA Sports [R] |
| 19:45 | Dua-e-Mustaja'ab [R] |
| 20:10 | Real Talk |
| 21:15 | Fiq'ahi Masa'il [R] |
| 21:50 | Gulshan-e-Waqfe Nau class [R] |
| 23:00 | Friday Sermon [R] |

## Thursday 3rd November 2011

| | |
|---|---|
| 00:15 | MTA World News |
| 00:35 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th November 1994. |
| 02:00 | Fiq'ahi Masa'il |
| 02:35 | Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham |
| 03:15 | Dua-e-Mustaja'ab |
| 03:55 | Friday Sermon: rec. on 27th January 2006. |
| 05:05 | Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor in 2009. |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:20 | Beacon of Truth |
| 07:15 | Yassarnal Qur'an |
| 07:40 | Journey of Khilafat |
| 08:05 | Faith Matters |
| 09:15 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Pushto Service |
| 12:00 | Tilawat |
| 12:20 | Zinda Log |
| 13:00 | Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 28th October 2011. |
| 14:05 | Tarjamatul Qur'an class: rec. 16th August 1995. |
| 15:25 | Seerat-un-Nabi (saw) [R] |
| 16:15 | Journey of Khilafat [R] |
| 16:40 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 17:00 | Faith Matters |
| 18:05 | MTA World News |
| 18:20 | Jalsa Salana UK: an address delivered by Huzoor on 30th July 2010, from the ladies Jalsa Gah. |
| 19:25 | Seerat-un-Nabi (saw) [R] |
| 20:10 | Faith Matters |
| 21:15 | Beacon of Truth [R] |
| 22:10 | Tarjamatul Qur'an class [R] |
| 23:35 | Journey of Khilafat [R] |

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

# Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 Friday 21 October , 2011 Issue No. 42


بقیہ: رپورٹ دورہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ نمبر 13

نے اُسے کہا کہ ڈرو نہیں مَیں آپ کی صحت کے لئے دعا کروں گا اور آپ ٹھیک ہو جائیں گی، انشاء اللہ۔ اس پر آنکھ کھل گئی اس کے بعد جلد ہی وہ ٹھیک ہو گئیں۔ چار مہینے کے بعد اُس نے ایک صحت مند بچے کو جنم دیا۔ ایک دن اس عورت کا احمدیہ مشن نیا کارہ میں آنا ہوا تو وہاں انہوں نے میری تصویر دیکھی اور دیکھتے ہی کہنے لگی کہ یہ تو وہی شخص ہے جنہوں نے میرے لئے خواب میں دعا کی تھی اور میں تندرست ہو گئی ہوں اور اسے بتایا گیا کہ یہ خلیفۃ المسیح خامس ہیں اور اُس کے بعد پھر اُس نے اور اُس کے شوہر نے بیعت کر لی۔

تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کسی بھی خلیفہ کو جب رؤیا میں دکھاتا ہے جو جانتے بھی نہیں تو اس لئے دکھاتا ہے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اظہار ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اٹلی میں ہماری ایک عرب خاتون ہیں۔ اُن کی تو بہت لمبی چوڑی کہانی ہے کہ کس طرح انہوں نے ایم ٹی اے کو دیکھا اور اُن کے خاوند نے ہی کہا کہ دیکھا کرو وہ اُسے دیکھتی رہیں اور دیکھ کر آخر انہوں نے ارادہ کر لیا کہ میں احمدی ہو جاؤں گی بیعت کر لوں گی۔ لیکن خاوند اپنی مصروفیات کی وجہ سے احمدی نہیں ہو رہے تھے۔ آخر کسی وجہ سے اُن کی نوکری چھٹ گئی۔ نوکری ختم ہونے پر خاوند کو انہوں نے کہ تم ایم ٹی اے بیٹھ کر دیکھا کرو اور دیکھنے پر بہت سارے سوال جو اُن کے ذہن میں اُبھرے تھے۔ تو اپنے مولویوں کے پاس اُن کے جواب لینے کے لئے جب جاتے تھے تو مولوی اُن کے جواب نہیں دے سکتے تھے۔ آخر انہوں نے بھی ایک دن بیعت کر لی۔ اپنی خوابوں کا ذکر کرتی ہیں کہتی ہیں کہ ایک دن شروع میں جبکہ ہم میاں بیوی احمدیت کے بارے میں بحث کرتے تھے، ایک دن وہ کہیں دور دراز علاقے میں گئے تاکہ لوگوں سے احمدیت کے بارہ میں پوچھیں۔ واپس لوٹے تو اُن کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔ کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مَیں اپنے آپ کو ان مشائخ سے جو سارا قرآن پڑھے بہتر سمجھوں۔ میاں کی پریشانی کی وجہ یہ تھی کہ مَیں احمدیت کی طرف بڑی شدت سے راغب تھی۔ اس رات مَیں نے دو رکعت نوافل ادا کئے اور بارگاہِ الٰہی میں روئی کہ الٰہی! مَیں تو حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتی ہوں اور میرے میاں بھی اطمینانِ قلب چاہتے ہیں سو ان پر حق آشکار کر اور مجھے بھی ثابت قدم رکھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے خوابیں دکھائیں۔ کہتی ہیں پہلی خواب یہ تھی کہ میں نے دیکھا، (مجھے دیکھا انہوں نے) کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور گھر میں چیزیں بکھری پڑی ہیں، صوفہ اور کرسیاں بھی سب اُلٹ پلٹ ہیں۔ یہ سُن کر کہ خلیفہ وقت آنے والے ہیں میں نے چیزوں کو سیٹ کرنے کی کوشش کی، مگر پھر بھی بکھری رہ گئیں۔ کہتے ہیں جب آپ داخل ہوئے تو مَیں اور میرے میاں آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور میں الٹ پلٹ اشیاء دکھا کر گویا شکوہ کر رہی ہوں کہ بچوں نے یہ اودھم مچایا ہے۔ تو اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ مَیں نے کھولا تو کیا دیکھتی ہوں کہ تبلیغی جماعت والوں کی ایک عورت ہے جو مجھے کہتی ہے کہ لوگ تبلیغی سفر پر جانے کے لئے تیار ہیں تم بھی آ جاؤ۔ میں نے کہا میں تم لوگوں کے ساتھ جانے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ عورت جلد واپس چلی جائے کیونکہ خلیفہ وقت ہمارے گھر آئے ہوئے ہیں اور میں بہت خوش ہوں۔ خیر پھر میرے متعلق کہتی ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ اُن کی کوئی دکان ہے جو گندم کی بوریوں سے بھری ہوئی ہے اور لوگ اس میں سے اُٹھا اُٹھا کر لے جا رہے ہیں، مَیں بھی اُٹھاتی ہوں۔ ایک شخص اچانک مجھ سے جھگڑتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک دن اس دکان میں موجود گندم ختم ہو جائے گی۔ میں بڑی جرأت سے جواب دیتی ہوں کہ زمین کا یہ ٹکڑا دیکھتے ہو، ایک وسیع ٹکڑا ہے زمین کا، یہ ہماری زمین ہے۔ اگر میں گندم کا ایک دانہ اس میں بوؤں گی تو وہ سو دانے نکالے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ ہزاروں دانے کتنے ہو جائیں گے۔ تو یہ جو خوابیں انہوں نے دیکھیں اس کے بعد خیر بیعت بھی کر لی اور جرأت اُن میں پیدا ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہے۔ ایک دانہ بویا جاتا ہے تو سو دانے اللہ تعالیٰ نکالتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی اُمت خیرِ امت ہے اس خیرِ امت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا چلا جائے گا۔ پس آپ لوگ بھی اس کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ تو احمدیت میں وہ عورتیں لا رہا ہے جو اپنے خاوندوں سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو رہی ہیں اور آپ کو سلام پہنچا رہی ہیں۔ اُن لوگوں میں شامل ہو رہی ہیں جو خیرِ امت کا حق ادا کرنے والیاں ہیں۔ اپنے خاوندوں اور اولادوں کی اصلاح کے لئے کوشش کر رہی ہیں اور اُن کی اصلاح کا باعث بن رہی ہیں۔ یہی کام اگر آج آپ کریں گی اور اس عہد کے ساتھ یہاں سے اُٹھیں گی کہ ہم نے کرنا ہے تو اس زمانے کی اُن خواتین میں شامل ہو جائیں گی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی وہ حقیقی جماعت ہے جو خیرِ امت ہے۔ جنہوں نے آخرین میں سے ہو کر اوّلین کے فیض پانے کی خوشخبری پائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک عرب نے مجھے لکھا کہ میں بہت پریشان ہوتا تھا کہ قرآن شریف میں آتا ہے کہ تم خیرِ امت ہو تو خیرِ امت یہ ہے؟ نہ ہمارے علماء کے پاس علم ہے، نہ ہمارے پاس کوئی طاقت ہے، غیروں نے ہم پر قبضہ کیا ہوا ہے، کس قسم کی خیرِ امت ہیں اب جبکہ میں نے ایم ٹی اے چینل دیکھنا شروع کیا ہے۔ احمدیت کا تعارف ہوا ہے، احمدیت میں شامل ہوا ہوں تو اب مجھے یقین آ گیا کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ہی اُن لوگوں میں شامل ہیں جو خیرِ امت ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ انہی کے ذریعے سے اسلام اور احمدیت کا دنیا پر غلبہ ہو گا۔ پس آپ لوگ اپنے فرائض کو سمجھیں چاہے وہ بچیاں ہیں۔ دس گیارہ سال کی بچیاں بھی عقل والی بچیاں ہوتی ہیں۔ نوجوان بچیاں بھی اپنے فرض کو پہچانیں، حق کو پہچانیں۔ صرف فیشن یا دنیا کی چکا چوند آپ کو متاثر نہ کرے۔ اُس ذمہ داری کی طرف توجہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ڈالی ہے کہ آپ نے دنیا کی اصلاح کا باعث بننا ہے اور دنیا کو نیکیوں کی تبلیغ کرنی ہے۔ اسی طرح جو بڑی عمر کی عورتیں ہیں نوجوانی سے قدم آگے بڑھا رہی ہیں اُن کو بھی چاہئے کہ اپنی ذمہ واریاں ادا کریں اور جب ہم تمام مرد عورتیں مل کر ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دیں گے تو تبھی ہم اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے جس کو دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔ اللہ کرے کہ ہم آپ کی بعثت کا مقصد پورا کرنے والے اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب چھ بج کر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خواتین اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور نعرے لگائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں چھوٹے بچوں کے ساتھ خواتین (ان کی مائیں) بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان سب نے بھی شرف زیارت حاصل کیا۔

## بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی

بعد ازاں چھ بج کر پانچ منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

## پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف
## اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعاؤں اور نفلی روزوں کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اکتوبر 2011ء میں احباب جماعت کو دعاؤں اور نفلی روزے اور دعاؤں کی نہایت ہی پُرزور اور پُراثر تحریک فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ حضور انور نے فرمایا:

''ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے، یہاں تک کہ عرشِ الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں، ہم ان حرکتوں کا بدلہ نہیں لے سکتے جو یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ پس ایک ہی علاج ہے کہ اپنی سجدہ گاہوں کو تَر کریں۔ اپنے مولیٰ، بے کسوں کے والی اور مظلوموں کے حامی کو پکاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو پکاریں جس نے کمزور اور نہتے مسلمانوں کو محکوم سے حاکم بنا دیا، جس نے دشمن کا ہر مکر اُن پر الٹا دیا۔

پس اے خدا! آج ہم تجھ سے تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے ملکوں میں، اپنے مفادات اور اَناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے، یہ لوگ اسے ہمارے لئے خاردار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی رحمتِ خاص سے اسے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل وگلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ ہمیں اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت کو نام نہاد علماء کے چُنگل سے نکال کر اپنے حبیب کے عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرما تاکہ اُمّتِ مسلمہ خیرِ اُمّت ہونے کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور دنیا کو ظلم سے پاک کرے۔ اے ارحم الراحمین خدا! تُو ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس کی توفیق عطا فرما''۔

14/اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ہر ہفتے نفلی روزہ رکھنے کے بارہ میں مزید فرمایا کہ مقامی طور پر جماعتیں ایک معین دن (مثلاً سوموار یا جمعرات) مقرر کر کے سب اس دن روزہ رکھیں۔